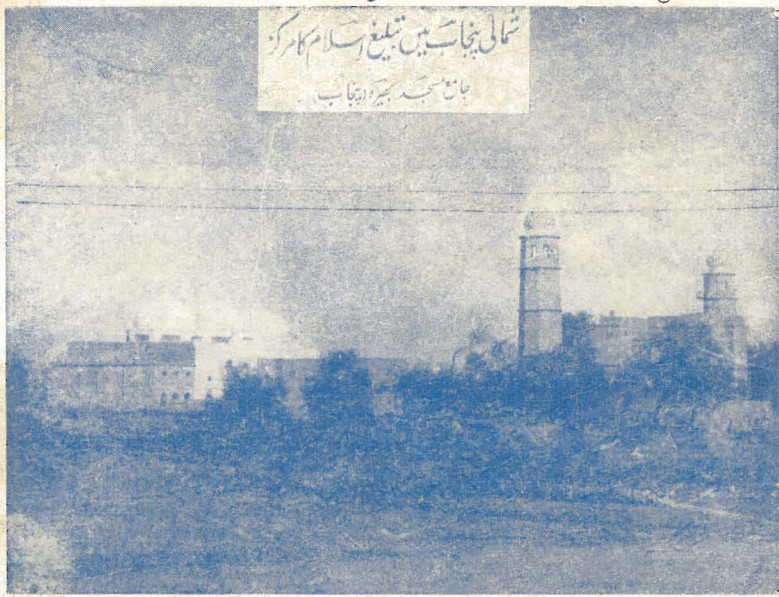


شمس الاسلام

ماہنامہ



شمالی پنجاب میں تبلیغ اسلام کا مرکز
واقع مسجد بیرون پنجاب

تحت ادارہ

حضرت لینا ظہور احمد صاحب بگوی

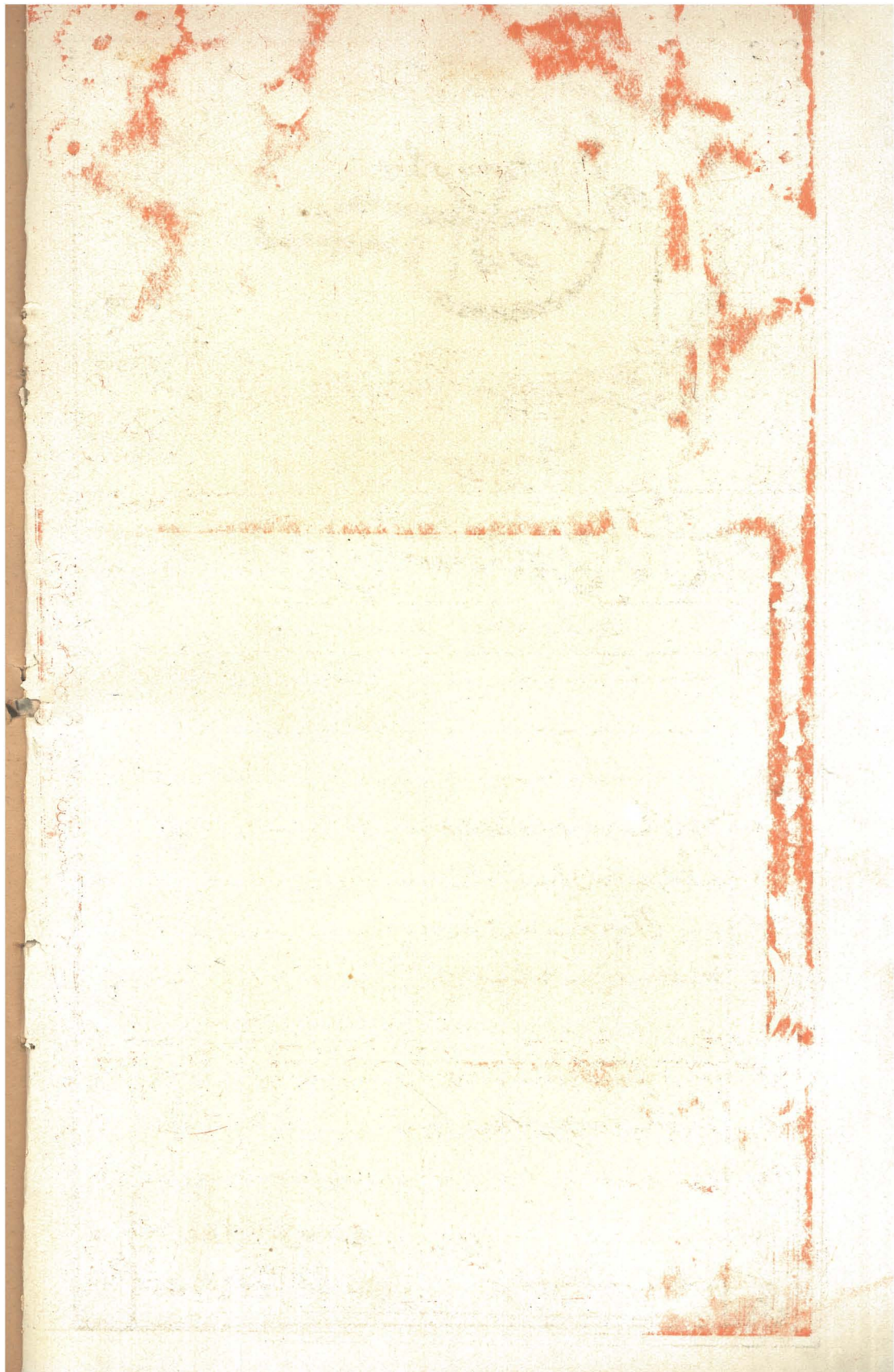
سالانہ چھپندہ

ڈیڑھ روپیہ

امیر حزب الانصار بھیہ
پنجاب

نایب مدیر

افتخار احمد بگوی





جلد ۹ باب ۱۰ جون ۱۹۳۸ء تا سید الشہداء فی سبیلہ نمبر ۲

صفحہ	فہرست مضامین	نمبر شمار
۲	ادارہ	۱
۲	معارف قرآن (باب التفسیر)	۲
۳	عرض حال	۳
۵	باب الحدیث	۴
۷	فتاویٰ قاسمیہ (تحقیق المسائل)	۵
۸	معرکہ یرموک (تاریخ و عبرت)	۶
۱۳	تفسیر مدح صحابہؓ	۷
۱۷	حضرت عیسیٰ ابن مریم کی آمد ثانی اور امام ابن حزم	۸
۲۲	کتاب کفر العمال میں غلطی اور عزرائیل کی مطلقیت	۹
۲۴	اسلام اور انفرادی جرائم	۱۰
۳۱	ذوالفقار	۱۱
۳۵	دل دل	۱۲
۳۹	ذوالفقار اور دلدل کے متعلق ہمارا عقیدہ	۱۳
۴۱	فہرست مدخل مجلس مرکزی حزب الانصار بمبیرہ	

بَابُ التَّغْسِيرِ

معارف قرآن

قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ (سورہ بقرہ ۱۲۵)

ترجمہ ہم نے کہ دیا تھا کہ تم سب یہاں سے نیچے اتر جاؤ پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت پہنچے۔ تو جو میری ہدایت پر چلیں گے تو ان پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اور جو انکار کریں گے اور ہماری ہدایتوں کو جھٹلائیں گے وہی جہنمی بھی ہوں گے جو اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔

آدم علیہ السلام کی توبہ بارگاہ الہی میں قبول ہوئی اور حکم ہوا کہ زمین پر ہی قیام کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی حکمت کا تقاضا یہی تھا کہ جسے خلیفہ اللہ فی الارض بنایا گیا ہے وہ ارض یعنی زمین پر ہی رہے لیکن ان کی تسلی کے لئے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ آپ کی اولاد کی ہدایت کیلئے انبیائے کرام مبعوث ہونے رہیں گے جو لوگ ہدایت پر عمل کریں گے ان کے لئے زمین پر رہنا مضر ہونے کے بجائے مفید ہوگا ایسے لوگ طمانیت قلب سے بہرہ ور ہوں گے۔ دنیا میں خوش و خرم رہیں گے۔ توجہ کے چھن جانے کا انہیں حزن ہوگا۔ اور نہ ہی ان کے لئے خوف کی کوئی وجہ ہوگی یعنی دنیا و آخرت میں انکو اطمینان قلب حاصل ہوگا کسی مصیبت کا خوف نہ ہوگا۔ قیامت کے دن خدا کے خوف سے انبیاء علیہم السلام بھی خالی نہ ہوں گے مگر اس آیت میں جس خوف کی نفی ہے وہ خوف جرم ہے جو جرم کے قلب میں لائق توبہ ہے ہدایت رب سلطانی سے قلوب کے لر جانے کو حقیقی خوف نہیں کہا جاسکتا۔ آخرت میں جبکہ کفار یا اللہ تعالیٰ کی کنت ترابا رہے ہوں گے ابرار و صالح کو اس وقت کوئی حزن لائق نہ ہوگا انہیں کسی چیز کے جاتے رہنے کا افسوس نہ ہوگا اور وہ لینا دینا الہی سے حبت میں متمتع ہوں گے اور انہیں حبت میں حیات دوام عطا ہوگی اور انہیں وہاں سے کل جانے کا خوف نہ ہوگا۔ مگر جو بخت خدا کے احکام اور خدا کے احکام لانے والوں کا انکار کریں گے اور اپنی بد عملی اور نافرمانی کے باعث اپنی فطرت کو مسخ کر دیں گے اور حیات عارضی کو دائمی سمجھ کر عارضی مسرت کے لئے آخرت کے منافع کی پرواہ نہ کریں گے وہ ہمیشہ کیلئے عذاب جہنم میں مبتلا رہیں گے۔

حضرت آدم علیہ السلام نے زمین پر کس جگہ اقامت اختیار کی اس کے متعلق کوئی قطعی بات حضرت آدم علیہ السلام نے زمین پر کس جگہ اقامت اختیار کی اس کے متعلق کوئی قطعی بات معلوم نہیں ہو سکتی جزیرہ سرانپ میں کوہ آدم نام سے ایک پہاڑ موجود ہے کہتے ہیں وہاں حضرت آدم علیہ السلام نازل ہوئے تھے آدم علیہ السلام کے قدم کا بھی ایک نشان وہاں موجود ہے جس کا ذکر ساتویں صدی کے سیاح ابن بطوطہ نے بھی اپنے سفر نامہ میں کیا ہے حضرت حوا کی قبر

ملک حجاز کے ساحلی شہر جدہ میں موجود تھی مگر حکومت سعودیہ نے اس کا نشان بھی باقی رہنے نہیں دیا کہا جاتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی حوا سے زمین پر ملاقات میدان عرفات میں ہوئی تھی ایک نے دوسرے کو پہچان لیا اسی نے میدان کا نام عرفات قرار پایا اور خدا کے حکم سے حضرت آدم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی جسے طوفان نوح کے بعد دوبارہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کیا واللہ اعلم بالصواب

خداوند تعالیٰ نے ابتدائے سورہ بقرہ سے یہاں تک قرآن کا نازل من اللہ ہونا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سوا دیندان ازلی یعنی مومنین کے صفات اور ازلی بدعت یعنی منافقین اور کفار کے اقسام۔ عالم کی تہذیب و انتہائی آدم کے پیدا ہونے کی صحیح کیفیت۔ وحی الہی کی ضرورت زمین پر نبی آدم کے آباد ہونے کی علت اور رحمت الہی کی وسعت و دشگیری اور نافرمانوں کے لئے عید کا نہایت خوبی و حمد کی کے ساتھ بیان فرمایا آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے بنی اسرائیل کو خاص طور پر انکاملت الہی سے نوازا گیا تھا اور نزول قرآن کے وقت یہی قوم بنی آخر الزمان کے انتظار میں مدینہ منورہ کے جو اہم آباد تھی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بنی اسمعیل میں مبعوث ہونا انہیں گوارا نہ ہوا۔ ان کو غیر خاندان کے بنی پر ایمان لانے سے حد شاق تھا اس لئے آگے چل کر بنی اسرائیل کو مخاطب فرمایا۔

يٰۤاَيُّهَا اِسْرٰٓئِيْلُ اٰذْكُرُوْا اَللّٰهَ الَّذِیْ اٰتٰیْکُمْ اَلْکِتٰبَ عَلٰیکُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِیْ اَوْفِیْ
بِعَهْدِکُمْ وَاٰتٰی فَرٰھَبُوْنِہٖ وَاٰمِنُوْا بِمَا اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعٰکُمْ وَلَا تَقْلُوْا
اَوَّلَ کُلِّ اٰیٰتِہٖ مِنْہَا وَلَا تَتَّبِعُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا وَاٰتٰی فَاَتَقُوْنِہٖ

ترجمہ ”اے بنی اسرائیل میری وہ نعمتیں یاد کرو جو میں نے تم کو عطا کی تھیں اور میرے اقرار کو پورا کرو میں بھی تمہارے اقرار کو پورا کروں گا۔ اور مجھ ہی سے ڈرا کرو۔ اور اس کتاب (قرآن) پر ایمان لاؤ جو میں نے تمہاری ہے سچ بتا رہا ہوں اس کتاب کو جو تمہارے پاس ہے اور تم ہوسب سے پہلے منکر اس سے اور میری آیتوں پر حقو امول نہ لو اور مجھ ہی سے ڈرا کرو“ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے اور حضرت اسحق علیہ السلام کے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب اسرائیل تھا عبرانی زبان کا لفظ ہے اس کے معنی عبد اللہ کے ہیں آپ کے بارہ بیٹے تھے ان کی اولاد بارہ قبیلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں موجود تھے یہ سب بنی اسرائیل کہلاتے تھے ان میں چار سزار کے قریب پیغمبر مبعوث ہوئے اسی لئے بنی اسرائیل تمام قوموں میں ممتاز اور متبرک شہور تھے بنی اسرائیل کو بھی آج کل کے رافضی سیدوں کی طرح پیغمبر زادگی کا گھمڈ تھا اقوام عالم ان کی نگاہ میں سچ تھیں عرب میں حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد آباد تھی بنی اسمعیل کو وہ خدا کی برکت یعنی نبوت کا حق دار نہیں سمجھتے تھے وہ پہلے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا انکار کر کے خدا کے غضب کے مورد بن چکے تھے طبطوس رومی نے فلسطین میں ان کا فعل عام کیا بعد ازاں حکومت روم نے نظام سے تنگ آکر ان کے بعض قبائل مدینہ کے گرد و نواح میں آباد ہو گئے تھے تمام عرب کی نظر ان پر تھیں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی نصیحت

کرتے ہیں یا نہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر انعامات اور ان کی تمام خرابیوں کو بسط کے ساتھ بیان فرمایا۔ لکن شرا کر ایمان لائیں اور دوسرے لوگ ان کی حرکات اور خرابیوں سے واقف ہو کر ان کی باتوں کا اعتبار نہ کریں۔

بنی اسرائیل کو ایشادینو اگر رب العالمین کے انعامات کو یاد کرو جس نے تمہاری بھلائی کے لئے ہمیشہ پیغمبر بھیجے جس نے اب بھی قرآن کو نازل کر کے اونہی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کر کے تم پر انعام کیا ہے اور اپنا عہد پورا کرو تاکہ خدا بھی اپنا عہد پورا کرے اور تم میں سر ملندی و سرفرازی و طاقت کے منافع دنیوی کے فوت ہونے سے مت ڈرو۔ اور تورات کی تصدیق کرنے والی کتاب پر ایمان لاؤ اور دیدہ دانستہ اس کا انکار کر کے منکرین میں اولیت حاصل نہ کرو اور کفار مکہ تو بوجہ ناسمجھی منکر ہوئے تھے مگر تم تو جان بوجھ کر انکار کر رہے ہو اس لئے کفر میں اولیت کا درجہ حاصل نہ کرو مگر تمہارے اہل علم دنیوی وجاہت اور منافع قلیل کے عوض حق کو چھپا رہے ہیں۔ دنیوی منافع کے عوض میں آخرت کو قربان کر دے۔ اور صرف خدا سے ہی ڈرا کرو۔

عَرَضِ حَال

اس سال سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کو کامیاب بنانے کیلئے امیر حزب الانصار نے بنوں (صوبہ سرحد) کا سفر اختیار کیا۔ اور مولوی عبد الرحمن صاحب نے پنڈ واد خان۔ مولوی منیر شاہ صاحب نے سیانی اور مولوی صاحب نے رسال پور (صوبہ سرحد) کے جلسہ ہائے سیرت میں شامل ہو کر تبلیغ کا حق ادا کیا بھیرہ میں حاجی افتخار احمد گوی نامیاب بدرجہ ہذا اور شیخ محمد عبداللہ صاحب پراچہ کی مساعی جمیل سے سیرت کا جلسہ سچا کامیاب رہا۔ ملاذجالپ تحصیل پنڈ واد خان کے مرکزی مقام چک مباد میں شاندار جلسہ منعقد ہوا جس میں مولوی عبد الرحمن صاحب و مولوی منیر شاہ صاحب کی باطل شکن تقاریر رخص و بدعت کے قصص میں راز و لہ ڈالنے والی ثابت ہوئیں علاوہ ازیں مولوی منیر شاہ صاحب نے شاہ پوشہر خطی نور وغیرہ مقامات کا بھی تبلیغی دورہ کیا۔

دارالعلوم غریزیہ میں ایک نئے مدرس کا اضافہ ضروری سمجھا گیا ہے اس لئے ۹ مئی سے مولوی سید محمد صاحب فاضل دیوبند کو تدریس کی خدمت پر مقرر کیا گیا ہے۔ مولانا محمد الدین صاحب بدھوی عرصہ ایک ماہ سے رخصت پر ہیں۔

لے عہد سے مراد یا تو روزِ شقائق کا عہد ہو سکتا ہے جو عالم ارواح کے ساتھ کیا گیا تھا۔ مگر غلبہ یہی ہے کہ قرآن مجید میں اس جگہ عہد مراد ہے جو تورات میں بنی آخر الزمان کی اطاعت کا یہود سے لیا گیا تھا آج کل کی صرف ناجیل میں بھی صحیفہ استنباب ۱۰ آیت ۱۵ تا ۱۹ میں اس عہد کا ذکر موجود ہے۔

بَابُ الْحَدِيثِ

(۱) جس شخص کے اولاد پیدا ہو تو چاہئے کہ اس کا نام اچھا رکھے اور اچھا ادب سکھائے پھر جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کا نکاح کر دے اور اگر اس کے بالغ ہونے کے بعد نکاح نہ کیا اور اس سے گناہ سرزد ہوا۔ تو اس کا گناہ باپ پر ہے۔ (مشکوٰۃ)

(۲) اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جبکہ وہ سات سال کے ہو جائیں اور جبکہ دس برس کے ہو جائیں تو اس کے نہ پڑھنے پر ان کو مارو (ابو جہل)

(۳) یہ بات کڑی اپنی اولاد کو ادب و تہذیب سکھائے اس سے بہتر ہے کہ ایک صاع صدقہ دے۔

(۴) اگر کافیتہ کے عوض ہیں ہے (اس کی پیدائش سے) ساتویں روز بیچ کیا جائے اس کا نام رکھا جائے اور اس کا سرٹھایا جائے۔ (مشکوٰۃ)

(۵) ان کو اگر اس لئے کہلاتا ہے کہ انہوں نے اپنے باپ دادا اور اولاد کے ساتھ برائی کی اور بھائی کی تو جس طرح تم پر ہتھاری اولاد کا قی ہے (ادب مفرج عن ابن عسّی)

(۶) کوئی باپ اپنی اولاد کو اچھے ادب سے بہتر عطیہ نہیں دے سکتا۔

(۷) اگر کسی کی کو کسی کیلئے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ (مشکوٰۃ)

(۸) حضور سے دریافت کیا گیا کہ سب سے بہتر عورت کون ہے فرمایا کہ جب خاوند اس کو دیکھے تو خوش ہو جائے۔ اور جب وہ حکم دے تو یہ اس کی اطاعت کرے اور اپنے جان و مال میں اس کی مخالفت نہ کرے (مشکوٰۃ)

(۹) تین شخصوں کی نماز قبول ہوتی ہے اور نہ نیکی اور نہ کو جاتی ہے منجھلان کے وہ عورت ہے جس سے خاوند اس سے

(۱۰) جو عورت مر جائے اور اس کا خاوند اس سے راضی ہو تو وہ حیات میں داخل ہوگی (احیاء العلوم)

(۱۱) سب سے زیادہ کامل الامان وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے بہتر ہوں اور تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ اچھی طرح پیش آئیں۔ (مشکوٰۃ)

(۱۲) عزتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو کیونکہ وہ تمہارے ہاتھ میں اسیر ہیں تم اپنا بعض اللہ کے عہد سے چھوٹے ہو اور ان کی شرمگاہوں کو تم نے اللہ کے کلمہ سے حلال کیا ہے۔ (احیاء العلوم)

(۱۳) معاویہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ زوجہ کا قی مرد پر کیا ہے فرمایا کہ جب تم کھاؤ تو اس سے بھی کھاؤ۔ اور جب تم پہنو تو اسے

-- بھی پہناؤ اور منہ پر نہ مارو اور برانہ کہو اور گھر کے سوا اور کس نہ چھوڑو۔

(۱۴) جب کسی شخص کے پاس دو عورتیں ہوں اور ان میں برابری کا بناؤ نہ کرے تو قیامت کے روز وہ اس حالت میں جائے گا کہ نصف بدن گرا ہوگا۔ (مشکوٰۃ)

(۱۵) جو شخص چاہے کہ میرے رزق میں کثادگی اور عمر میں برکت ہو اس کو چاہئے کہ صلہ رحم کرے (اہل قرابت کیساتھ نیکی و سلوک کرے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۶) (اہل رحم و قرابت سے) قطع کرنے والا جنت میں داخل ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

(۱۷) رحم خدائے رحمن کی رحمت ہے اور اللہ نے اس سے فرمایا ہے کہ جو شخص تجھ سے تعلق رکھیں گائیں بھی اس سے تعلق رکھوں گا۔ اور جو تجھ سے قطع کرے گا میں بھی اس سے قطع کروں گا۔ (بخاری)

(۱۸) صلہ رحم کرنے والا وہ شخص نہیں ہے جو اقارب سے مکافات کرے بلکہ وہ شخص صلہ رحم کرنے والا ہے جو اس وقت تعلقات قائم رکھے جبکہ اس کے ساتھ قطع رحم کیا جائے (بخاری عن ابن عسوی)

(۱۹) وہ مومن نہیں کہ خود سیر ہو اور اس کا پڑوسی بھوکا ہے۔ (مشکوٰۃ)

(۲۰) وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا جس کا پڑوسی اسکی برائیوں سے امان میں نہ ہو (مشکوٰۃ)

(۲۱) جبریل مجھ کو براہ ہمسایہ کے بارہ میں وصیت کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا۔ کہ وہ ہمسایہ کو وارث ٹھہرا دینگے۔ (ادب مفرح)

سیف المسلمون { اس کتاب میں مولانا ابوالفضل دسیر نے مسئلہ خلافت پر معرکہ الآراء بحث کر کے خلفاء

نثارہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خلافت حقہ قرآن مجید کی آیات سے ثابت کی ہے۔

اس کتاب میں فیض باری اور تغریب داری اور آئینہ مذہب شیعہ کے رسائل بھی شائع کئے گئے ہیں۔ علامہ اصفہانی

مجتہد مذہب شیعہ کا فتویٰ دوبارہ عدم جواز بدعات محرم بھی شائع کیا گیا ہے قیمت ۸/-

مولفہ خباب سید حبیب صاحب مالک اخبار سیاست لاہور قادیان کے فقہائے مکمل

تخریک قادیان { تبصرہ اور رد قیمت ایک روپیہ (۸/-)

عیسائیوں کے مشہور رسالہ حقائق قرآن کا مبلغ ۲۰ نیز اسی رسالہ کے ذریعہ میزرائیوں کے

ہدایات القرآن { مفالطات بھی دو روپے ہیں عیسائی لاکھوں کی تعداد میں حقائق قرآن، کو ہر سال

نفت تقسیم کرتے ہیں ہدایات القرآن کی وسیع اشاعت نہایت ضروری ہے۔ قیمت فی سیکڑہ

سات روپے فی نسخہ تین آنہ

ملنے کا پتہ **مینجر شمس الاسلام بصرہ (بمبئی)**

فتاویٰ قاسمیہ

بَابُ الْعِدَّةِ

استفتا کیا ایک عورت مدخلہ و حائض کو شوہر نے طلاق دی بعد الطلاق آج تک تین مہینے یا ایک دن کم کا عرصہ گزرا اور اس عرصہ میں مطلقہ مذکورہ نے تین حیض دیکھ لئے پس اس صورت میں مطلقہ کی عدت پوری ہوئی یا نہ اور اب اس کو کسی دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کرنا درست ہے یا نہیں؟
جواب مذکورہ میں مطلقہ کی عدت پوری ہو گئی اور اب وہ دوسرے کسی شخص کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے۔
جواب مختصر التوقایہ باب العدة میں ہے:-

العدة للطلاق ثلاث حیض (یعنی) طلاق کی عدت تین حیض ہے۔

نمقہ عبد اللہ الغنی غلام رسول الحنفی القاسمی عفا اللہ عنہ

استفتا کیا فرماتے ہیں علمائے دین میں اس مسئلہ میں کہ حاملہ عورت کا نکاح ایام حمل میں از روئے شرع شریف جائز ہے یا نہ؟ (سائل محمد عبد اللہ از ریاست فریدکوٹ)

جواب حمل جائز نہیں عورت دوسرے شخص کے ساتھ قبل وضع حمل نکاح نہیں کر سکتی جیسا کہ آیت قرآنیہ "واولاتکم الا حمال" سے ظاہر ہے ماں اگر حمل بالزنا تو زانی حمل کنندہ سے نکاح و مصائب جائز ہے اور غیر زانی کے ساتھ صرف نکاح درست اور وطی نادرست ہے تنویر و درخشا شریف میں ہے:-

(۱) "و صیغ نکاح حبلی من زنا لا حبلی من غیرہ ای التوا وان حرم وطوءہا حتی تضع"
(کتاب نکاح فصل فی المحرمات)

(۲) "لو نکحها انزانی حل له وطوءہا اتفاقاً (کتاب نکاح فصل فی المحرمات)

الجیب حضرت مولانا مفتی سید غلام مصطفیٰ الحنفی القاسمی الامیر تسری (رحمۃ اللہ علیہ)

مستفتی کا بیان ہے کہ ایک عورت کو جو مدخلہ زوج تھی زوجہ مذکورہ نے طلاق دی اس واقعہ کو درماہ اور ایک دن گزر گئے ہیں اب مطلقہ مذکورہ کہتی ہے کہ میری عدت گزر چکی ہے پس اس صورت میں بانفاق حضرت

امام عظیم ابو حنیفہ و صاحبین رضی اللہ عنہم مطلقہ کو دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے جیسا کہ درخشا میں مرقوم ہے:- فاقالھا حرۃ مستنویہما الزاب العدة رد المحتار میں صاحبین کا قول بدین الفاظ منقول ہو اقل مدۃ تصدق فیہا الحرة تسعة وثلاثون يوماً الزاب العدة نمقہ حضرت مولانا مفتی سید غلام رسول الحنفی القاسمی الامیر تسری

تایخ و عبر

معرکہ یرموک

(سلسلہ اشاعت ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۸ء)

”حمص میں عسکر اسلامیت کا جلسہ“

حضرت ابو عبیدہ بن الجراح نہایت بزرگ اور جلیل القدر صحابی تھے اور اس عہد کے ہر مسلمان کی یہ خصوصیت تھی کہ وہ کسی حالت میں بھی حق و صداقت کا دامن نہ چھوڑتا تھا جو کہنا تھا خلوص سے کہتا تھا وعدہ کی پابندی شدت کیساتھ کرتا تھا اور اس لئے کسی کو اپنی غلطی کے تسلیم کر لینے میں نہ کوئی تامل ہوتا تھا اور نہ کوئی سبکی محسوس کرتا تھا حضرت شریح بن جابر ایک ماتحت افسر ہی تھے اور امیر عسکر کے ہر حکم کی اطاعت بے چون و چرا کرتے تھے لیکن جب انہوں نے حضرت ابو عبیدہ کو کوٹوا انہوں نے بے تامل اسی وقت سبکے سامنے اپنی اجتہادی غلطی تسلیم کر لی لیکن اس سے بھی پیش نظر مسئلہ حل ہوا

حضرت ابو عبیدہ بن الجراح نے پھر لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا ”پھر کیا کیا جائے اس جلسہ میں کوئی آخری اور قطعی فیصلہ ہو جائیگا“ کہ تاخیر کا وقت نہیں ”عام لوگوں کی عام رائے یہی تھی کہ حمص ہی میں ٹھہر کر رمیوں کا مقابلہ کیا جائے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمان موت سے سرگزشتہ ہوتے تھے انہیں تشویش ضرور تھی خوف بھی تھا۔ مگر اس کا نہیں کہ ان کی جانبی صنائع ہوں گی اور زندگیاں ختم ہو جائیں گی اس کا خوف تھا کہ غلط اسلام کے آئینہ کو ٹھیس لگے گی و قاریں پر ضرب پڑے گی کفار کے جو صلے بڑھ جائیں گے جب حضرت ابو عبیدہ کے سامنے یہ عام رائے پیش ہوئی کہ حمص ہی میں قیام کر کے رمیوں کا مقابلہ کیا جائے اور امدادی نوچیں شام کے مختلف اضلاع سے منگائی جائیں ”تو فرمایا کہ آپ لوگ اتنا اور غور کر لیں کہ ہمارے پاس اس قدر وقت بھی ہے کہ یہاں سے فاصد روانہ ہو اور امدادی نوچیں یہاں پہنچ سکیں رومی تو بالکل تیار بیٹھے ہیں اور کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کس وقت حمص پر پڑیں اس پر جب نے غور کیا اور بالآخر یہ رائے فرار پائی کہ سردست حمص خالی کر دیا جائے اور دمشق پہنچ کر رمیوں سے مقابلہ کا انتظام کیا جائے کیونکہ وہاں حضرت خالد موجود ہیں اور حد عرب بھی قریب ہے۔“

جب یہ رائے اقطاعی اور آخری طور پر طے پاگئی اور مشورہ کے بعد قطعی فیصلہ ہو گیا تو امیر حضرت ابو عبیدہ نے حضرت حبیب بن مسلمہ کو طلب کیا یہ افسر خزانہ تھے۔ فرمایا ”عسکریوں سے ہم جو چیز اور خراج لیتے ہیں وہ معاوضہ ہے اس کا کہ ہم ان کی حفاظت کریں اور انہیں ان کے دشمنوں سے بچا سکیں۔ اس وقت صورتِ حالات یہ ہے کہ ہم خود خطرات میں مبتلا ہیں اور ہم ان کی حفاظت کا ذمہ نہیں لے سکتے اس لئے ان سے جو کچھ چیز اور خراج کے طور پر وصول کیا گیا ہے وہ سب

کاسب انہیں واپس دیدو اور ان سے کہیں تندرے ساتھ جو تعلق تھا وہ اب بھی ہے لیکن چونکہ اس وقت ہم تہاری حفاظت کے ذمہ دار نہیں ہو سکتے اس لئے جزیہ جو حفاظت کا معاوضہ ہے وہ ہمیں واپس کیا جاتا ہے چنانچہ حضرت حبیب بن مسلمہؓ نے حضرت ابو عبیدہؓ کے حکم کے مطابق کئی لاکھ کی رقم واپس کر دی۔

عیسائیوں پر اس واقعہ کا اتنا اثر ہوا کہ وہ روتے جاتے تھے اور جوش کے ساتھ کہتے جاتے تھے کہ خدا تمہیں واپس لے لے گا۔ یہ وہاں کے دشمنان اسلام تھے لیکن ان پر بھی خراج کی اس واپسی کا بہت زیادہ اثر ہوا۔ انہوں نے کہا اؤ علانیہ کہا کہ تورات کی قسم جب تک ہم زندہ ہیں قیصر روم کو محض پرتھوہ گرنہ کرنے دیں گے۔

یہ کہہ کر وہاں کے دروازے بند کر لئے اور ہر دروازہ اور ہر نوٹو پر چوکی پر قائم کر دیا مسلمانوں کا یہ سلوک صرف محض والوں کے ساتھ مختص نہیں رہا حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ نے تمام مفتوحہ اضلاع میں حکم بھیج دیا۔ کہ جزیہ کی جس قدر رقم جہاں سے لی گئی ہیں وہ سب کی سب واپس کر دی جائیں۔ چنانچہ ہر جگہ یہی ہوا اور واپس کے لوگوں کو بلا کر دیا گیا کہ اس وقت رومیوں کا استیلا ہے نہیں کہا جاسکتا کہ ہم یہاں رہ سکیں گے یا نہیں، تہاری حفاظت ہو سکیگی یا نہیں۔ اس لئے جتنا خراج لے لیا گیا ہے وہ سب واپس کیا جاتا ہے۔ جب حفاظت کے قابل نہیں تو خراج اپنے پاس رکھ کر معاہدہ کی خلاف ورزی کیوں کریں۔

یہ تھے قرن اولیٰ کے مسلمان۔ اور یہ تھا ان کی کامیابی کا راز حق پرستی کے جوش میں وہ کبھی مشرک مومن میں تمیز نہ کرتے تھے ان کا عدل و سلوک سب کے ساتھ یکساں تھا ان کا ابر کرم جب برسنے پر آتا تھا۔ تو دشت و چین کو یکساں سیراب کرتا تھا صداقت و عہد کے معاملہ میں ان کے نزدیک دوست اور دشمن برابر تھے۔

کیا دنیا کی کوئی قوم بھی اپنی تاریخ سے کوئی ایک بھی ایسی نظیر پیش کر سکتی ہے اس مہذب عہد میں بھی یہ دیکھا جاتا ہے کہ مصارف جنگ پورے کرنے کیلئے دشمن دشمنوں کے ساتھ بھی کوئی رعایت ملحوظ نہیں رکھی جاتی اور جتنی دولت جس طریقے سے ملے حاصل کر لی جاتی ہے۔

مسلمانوں کیلئے یہ موقعہ کیسا نازک موقعہ تھا اور روپے کی کتنی شدید ضرورت تھی مگر مسلمان روپیہ حاصل کرنے کی بجائے ایسے نازک وقت پر خود سے خزانہ سے کال نکال کر واپس کر رہے ہیں پھر ایک جگہ نہیں جسکی پردہ پوش کوئی مصلحت ہو سکے ہر جگہ اور ہر ضلع میں یہی انتظام کیا جاتا ہے اور ہر جگہ حکم کے مقابلے میں کسی ضرورت کی کوئی پروا نہیں کی جاتی ان کے نزدیک ہر شے اور ہر ضرورت سے مقدم دین تھا۔

شیعہ خدا نہیں سمجھ دے جلیل القدر صحابہ کی توہین ان کا ایمان بن چکا ہے ان کی کتابیں دیکھنے والا جانتا ہے کہ یہ لوگ حضرت علیؓ کی کم آمد و جدہ کی توہین دیگر صحابہ سے بڑھ چڑھ کر کرتے ہیں اس پر بھی یہ فرقہ کہتا ہے کہ ہم محب علیؓ ہیں محبت اہلبیتؑ میں ضعیف الایمان ان پر پڑھو لے بھائے مسلمان ان کے دامن ترویج میں پھنسن جاتے ہیں ذلت ایمان کو ہاتھ سے

کھو بیٹھے ہیں شیخ اپنی معتبر اور مستند کتابوں میں لکھتے ہیں کہ جناب حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنے سپاہیوں سے دُرتے تھے اپنے لشکر کا رعب ان پر چھا یا ہوا تھا اپنے عہد خلافت میں بھی وہ اسلام کی خدمت نہ کر سکے۔

اپنی اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں کہ جناب حضرت علی کرم اللہ وجہہ جانتے تھے کہ اسلام بگڑ چکا ہے قرآن بدل چکا ہے احکام اسلام اپنے اصلی رنگ میں نہیں رہے اصول و فروع میں قطع و برید ہو گئی ہے اب وہ شریعت نہیں رہی جو رسول خدایہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھی بگڑا ہوا قرآن درست کروں تو لشکر ناسخ ہوتا ہے بدلی ہوئی سنتیں ٹھیک کروں تو خلافت ہاتھ سے جاتی ہے لوگوں کو اصلی شریعت سے آگاہ کروں تو دنیا میں زندگی دو بھر ہو جائیگی۔

آخری سوچا کہ خلافت کرنا ہے تو دم بخود ہو کر رہو آنکھیں بند کر لو لکیر کے فقیر ہو کر موصوف قرآن کو اپنا دستور العمل ظاہر کرو نہ کسی کو کچھ کہو اور نہ کسی سے کچھ سنو ثلاثہ رضوان اللہ علیہم کے قدم بقدم چلے جاؤ اسی طرح و ضو کو اسی طرح آدائیں کہو اسی طرح نماز پڑھو اسی طرح جمعہ جازہ عیدین پڑھے چلے جاؤ اور کوئی تعزیر نہ کرو ان کے عطایا ان کے دستاویزات ان کی تحریریں بذاتہ و بابتہ برقرار رکھو اور کان تک نہ ہلاؤ۔

ناظرین خدارا انصاف کرو شیر خدا حیدر صفدر کو کس قدر ذلیل کیا گیا ہے کتنا زذل اور بے غیرت ثابت کیا گیا ہے۔ کتنا دنیا پرست اور با دشناہت کالاچی دکھایا گیا ہے سچ بوجھ تو شیعہ مصنفین نے اس جناب کے ایمان اور دنیا پر شیاہت اور رسالت پر غیرت اور حمیت پر حملہ کیا ہے لکھتے ہیں کہ آپ کی دختر نیک اختر حضرت امیر عمرؓ نے غضب کر کے گھر میں ال رکھی تھی لکھتے ہیں کہ حضرت خاتون جنت کا محل ساقط کیا گیا لکھتے ہیں آپ سے خلافت چھین لی گئی تو خاتون جنت سے فک چھین لیا گیا حضرت علی شیر خدا ہو کر اپنے مسلح لشکر میں بھی حق کی تبلیغ نہیں کر سکتے تھے ثلاثہ رضوان اللہ علیہم فوت ہو چکے تھے لیکن ان کی قبروں سے بھی حضرت علی کو ڈر لگتا تھا معاذ اللہ سیدنا علی کی اس قدر توہین کے بعد بھی یہ لوگ محبت اہل بیت کا دعویٰ رکھتے ہیں۔

اصول کافی کے متن پر لکھا ہے قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَصَعِفْتُ حِينَ قَرِئَتْ الْكَلِمَةُ مِنَ الْأَمِينِ جَبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَرْجِمَهُ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں جب میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے وصیت کا مضمون سن کر جبرئیل امین سے یہ بات سنی اور سمجھی تو بے اختیار میری چھین کل گئی حَتَّى سَقَطْتُ عَلَى وَجْهِی وَقُلْتُ نَحْمُ قَبْلَتَ وَرَضِیْتُ وَإِنْ انْتَهَكْتُ الْحَرَمَ وَعَطَلْتُ السُّنَنَ وَخَرَقْتُ الْكِتَابَ وَهَدَمْتُ الْكُعْبَةَ وَخَضَبْتُ لِحْيَتِي يَدِي عَيْطٌ صَاحِبُ مُحْتَسِبًا أَبَدًا حَتَّى أَقْدُرُ عَلَيْكَ تَرْجِمَهُ یہاں تک کہ یہ بات سن کر میں منہ کے بل گر پڑا اور عرض کیا میں نے رضا و رغبت سے اس وصیت کو منظور کیا مرنے دم تک صبر کروں گا اگرچہ خدا اور خدا کے رسول کی عزت خاک میں کیوں نہ مل جائے رسول خدا کی سنت کیوں نہ معطل اور متروک ہو جائے۔ اللہ کی کتاب قرآن مجید

کیوں نہ پرزے پرزے کر کے پھاڑ ڈالا جائے کعبہ مکرمہ کو کیوں نہ گرایا جائے میری ڈاڑھی سر کے تازہ خون سے کیوں نہ رنگیں ہو جاوے میں صبری کروں گا یہاں تک کہ خدمتِ اقدس میں پہنچ جاؤں اور اس صبر کا اجر خدا سے پاؤں گا۔

العیاذ باللہ! یہ بزدلی اور بے عزتی ہے یا صبر باعث اجر ہے بزدلی کو صبر سے تعبیر کرنا حقیقت میں جنابِ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو شیر سے لومڑی بنانا ہے جس شیر خدا کو خدا اور خدا کے پرلے رسول کی ہتک عزت سے غیرت نہ آئے جس شیر خدا کی رگِ حمیت کعبہ کے گرانے سے، قرآن مجید کے پھاڑ کر پھینکنے سے خوش نہیں نہ آئے جس شیر خدا کو رسول خدا کی سنتوں کے متروک ہو جانے سے افسوس اور اربابان نہ ہو وہ شیر خدا نہیں وہ ایک کمزور اور ناتواں لومڑی ہے اس کو شیر خدا کہنا اس کے ساتھ استہزا کرنا ہے اس سے بڑھکر اور کوئی توہین جناب امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کیلئے متصور نہیں ہو سکتی۔

پھر یہی دروغبات و فوجِ جنگِ جل اور جنگِ صفین میں حضرت امیر المومنین کو جھوٹ بولنے والا اور خدا کی وصیت کو پس پشت ڈالنے والا ثابت کرتا ہے۔ خدا کے ساتھ یہ عہد و پیمان کریں قیامت تک صبر کروں قرآن بگڑنا بگڑ جائے کعبہ گڑنا گڑ جائے دین اسلام مٹا مٹ جائے میں کبھی دینی و دنیاوی معاملات میں دخل نہ دوں گا اور چپ چاپ زندگی کے دن پورے کروں گا لیکن جب ننگِ رضوان اللہ علیہم کا دورِ خلافت گزر جاتا ہے اور مردوں سے میدان خالی ہو جاتا ہے۔ تو عورتوں کے مقابلہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی تیغِ ابدار مسمیٰ نذر الفقار کے جو سر دکھائے جاتے ہیں اور اہی وصیت نامے کو صدمہ چاک کر کے رومی کی ٹوٹری میں پھینک دیا جاتا ہے۔

کتاب الروضہ کے صفحہ ۲۹ پر حضرت امیر المومنین کو ان لفظوں کے ساتھ رسوا اور ذلیل کیا گیا ہے ملاں کلینی صفحہ نہ کورۃ الصدق لکھتا ہے کہ ثُمَّ أَقْبَلَ لَوْحِيهِ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَخَاصَّتِهِ وَشِيعَتِهِ ترجمہ آپ نے خطبہ پڑھا اور خدا کی حمد و ثناء بیان فرمانے کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور موت آپ کے گرد اہل بیت کے جلیل القدر افراد تشریف فرما تھے اور آپ کے خلیص ترین دوست اور شیعی میٹھے ہوئے آپ کی تقریر سن رہے تھے فَقَالَ قَدْ عَمِلْتُ الْوَلَاةَ قَبْلِي أَعْمَالُ الْخَالِفُوا فَيَا رَسُولَ اللَّهِ مُتَّعِدِينَ بِخِلَافِهِ نَاقِضِينَ لِعَهْدِهِ مُغَيِّرِينَ لِسُنَّتِهِ“ ترجمہ ”آپ نے فرمایا پہلے مینوں خلیفوں نے اپنے اپنے عہدِ خلافت میں رسول خدا کے خلاف سب کام ناشائستہ کئے ہیں اور جان بوجھ کر آپ کا خلاف کیا ہے اور جان بوجھ کر آپ کے عہد کو توڑا ہے اور آپ کی سنتوں کو بدلایا ہے“ وَلَوْ صَحَلْتُ النَّاسَ عَلَى تَرْكِهِمَا وَحَوْلَتُهُمَا إِلَى مَوَاضِعِهِمَا وَإِلَى مَا كَانَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لَتَفَرَّقَ عَنِّي جُنْدِي“ ترجمہ ”اب اگر میں اپنے عہدِ خلافت میں لوگوں کو کہوں کہ یہ کام چھوڑ دو یا ان کاموں کو اپنے اصلی رنگ میں دکھاؤں۔ جیسے عہد نبوت میں وہ رائج اور معمول تھے تو میرا لشکر مجھ سے جدا ہوتا ہے“ حَتَّى الْبَقِي وَحْدِي أَوْ قَلِيلٌ مِنْ

مِثْلِي الَّذِي عَزَّ وَجَلَّ فَصْلِي» ترجمہ بیان تک کہ میں اکیلارہ جاؤں گا یا فقہ سے شیخ میرے ساتھ
 رہ جائیگے میری عظمت شان سے واقف ہیں» وَفِي ضَمَامَتِهِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَشَيْخِي
 عَلَيْهِ صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ، ترجمہ میری خلافت کتاب الہیہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم سے فرض ہو چکی ہے اِنَّا نَقِمُ لَوْ اُوتِيتُ بِصِقَامٍ اَبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامَةُ عَزَّ وَجَلَّ دَقَّتْهُ اِلَى الْمَوْضِعِ
 الَّذِي وَصَّيَهُ رَسُولُ اللَّهِ وَرَدَّدَتْ فَذَكَ اِلَى وَرَقَةٍ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَرَدَّدَتْ
 صَاعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لَمَّا كَانَ وَامْضَيْتُ وَطَائِعَ اَطْعَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لَا قَوْمَ لَمْ تَمُضْ لَهُمْ وَلَمْ تُنْفَذْ اِلَى اَخْوَالِ اِذَا تَقَرَّرُوا عَيْتِي.

ترجمہ دیکھا تم نے مقام ابراہیم کی نسبت اگر میں حکم کروں اور اس کو اٹھا کر دوں رکھوں جہاں رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا یا فک فاطمہ کے وارثوں کو واپس کر دوں یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صاع کو
 اپنی پہلی تہہ پر لاکر پورا کروں یا جن لوگوں کے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیریں یا مزرعہ فرمائی تھیں۔ اور
 آج تک ان کو میسر نہیں ہوئیں اگر وہ جاگیریں حب ایما و نبوی مستحقین کو دوں تو میرا شکر فوراً مجھ سے جدا ہو جائیگا۔
 اسی طرح اگر ابراہیم علیہ السلام کا مکان جو غصہ مسجد نبوی میں شامل کر لیا گیا تھا مسجد سے گرا کر جعفر کے وارثوں کو
 واپس کر دوں یا ظلمی فضیلوں کو رد کر دوں یا ظالموں کے گھر جو مغضوب عورتیں آباد ہیں ان سے چھین کر ان کے شوہروں کے
 حوالے کروں تو فوراً میرا شکر مجھ سے جدا ہو جائیگا اور میں اکیلارہ جاؤں گا۔ اگر فضیلائے جور اور ازواج مغضوبہ میں ازسرنو
 میں احکام جاری کروں یا قبیلہ بنی تغلب کو قید کر لوں یا خیر کی تقسیم رد کر دوں یا مافیہوں کے قبائے تلف کر دوں اور رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح ادنیٰ اور اعلیٰ کا امتیاز اٹھا کر حصہ مساوی لوگوں کو معافیاں دوں یا نکاحوں میں برابری اور
 مساوات جاری کروں یا قرآن مجید کے مطابق خمس کو نافذ کر کے اس کی ادائیگی فرض کر دوں یا مسجد نبوی کا نقشہ عہد نبوت
 جیسا کر دوں یا جو کھڑکیاں مسجد کی طرف کھول دی گئی ہیں ان کو بند کر دوں اور جو خلافت شرع بنہ کو دی گئی ہیں ان کو کھول دوں
 تو فوراً میرا شکر مجھ سے جدا ہو جائیگا اور میں یکہ و تنہا صرف ایک باقی رہ جاؤں گا۔ جان کے لئے پڑ جائیگے۔ اور خلافت ہاتھ
 سے نکل جائیگی۔

یا اگر میں موزوں پر مسح حرام کر دوں یا نمیز پینے والوں کو حد لگاؤں یا متعہ حلال کر دوں یا جنازے پر پانچ بکیریں
 کہلوادوں یا نماز میں اونچی لبسم اللہ پڑھنے کا حکم کر دوں یا نکال دوں میں مسجد نبوی سے ان لوگوں کو جو خلافت سنت مسجد
 میں داخل کئے گئے ہیں یا داخل کروں میں مسجد نبوی میں ان لوگوں کو جو خلافت سنت نکال دے گئے ہیں تو فوراً مجھ سے میری
 شیخ سپاہی الگ ہو جائیگے اور میں ایک اکیلارہ جاؤں گا۔

عَلَى هَذَا الْقِيَاسِ اَلرَّوْغُلُ كَوَقْرَانِ مَجْبِدَ كَيْفِيَّةِ كِي طَرَفِ بِلَاؤُنْ يَاطِلَاقِ سَنِي كِي رَغْبَتِ دِلَاؤُنْ يَاصْدَقَاتِ

خیرات کو جائز طہر پر وصول کروں یا وضو غسل نماز کو شریعت کے مطابق ادا کروں یا ادا کرنے کا حکم دوں یا اہل بخران کو اپنے اپنے ہوا صنعت کی طرف جانے دوں یا فاکس کے قیدیوں کو چھوڑ دوں یا لوگوں کو کتب اللہ یا سنت رسول کی طرف دعوت دوں تو فوراً میری توجہیں مجھ سے قطع تعلق کر لیں گی اور میں تنہا صرف اکیلا باقی رہ جاؤں گا۔ یہ دیوبند اغوازمیرامٹ جائے گا۔

کلینی رووضہ کے ص ۲۹ پر جناب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو یوں بے عزت اور بے دین ثابت کرتا ہے :-
 « وَاللّٰهُ لَقَدْ اَتَتْهُ النَّاسُ اَنْ لَا يَجْتَمِعُوْا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ اِلَّا فِيْ مَرِيْضَةٍ وَّاعْلَمْتُمْ هُمْ اَنْ فِيْ اِجْتِمَاعِهِمْ فِي التَّوَّافِلِ بَدْعُهُمْ فَتَنَّا دِيْ نَعِصُ اَهْلَ عَسْكَرِيْ مَنْ يُّقَاتِلُ مَعِيَ يَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ عُيِّرَتْ سُنَّةُ عُمِّيْ مِنْهَا فَاَعِنِ الصَّلَوةُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ تَطَوُّعًا تَرْجَمَ خُدا کی قسم میں نے لوگوں کو کہا تھا کہ رمضان المبارک میں فرضوں کے سوا نفلوں میں جماعت نہ کر لیا کرو اور یہ بھی میں نے لوگوں کو سمجھایا تھا کہ نفلوں کی جماعت بدعت ہے تو میرے چند سپاہیوں نے جو میری حمایت میں مخالفین سے لڑتے تھے فوج میں باوجود بلند پیکار کہہ دیا کہ یہ مسلمانو! یہ علی رضی اللہ عنہ کی سنت کو بدلنا چاہتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ رمضان شریف میں تراویح مست پر مار کرو۔ نبلاؤ میں اسلام کو شائع کروں تو کیسے کروں اور تو اور خود میرے سپاہیوں کے قلوب نثار (رضوان اللہ علیہم) کی محبت سے لبریز ہیں۔

یہ ہیں شیعوں کے صحاح اربعہ اور یہ ہیں کلینی کے کواکبات اس سے بڑھ کر جناب امیر المؤمنین امام المسلمین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی توہین متوہی نہیں ہو سکتی ادنیٰ سے ادنیٰ کلمہ گو بھی اس نمونہ کی بے ادبی اور بے دینی او بے غیرتی گوارا نہیں کر سکتا۔ شیعوں کے چند اہل خدا جانے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کس مرض کے دوا تھے امیر المؤمنین مان کر یہ ہوا ہو جس یہ طبع اور لالچ یہ بزدلی اور جانت العیاذ العیاذ دین جائے ایمان جائے قرآن بگڑے حدیث بدلے پرواہ نہیں فوج بگڑے لشکر نہ روٹھ جائے سپاہی نہ ساتھ چھوڑ دیں۔

حقیقت یہ فرقہ اہل بدعت کا دشمن ہے۔ اور محبت کے پردہ میں عداوت کا بذرین مظاہرہ پیش کرتا ہے (باقی دارد)

~~~~~

از تصنیف پیرزادہ مولانا محمد بہاء الدین صاحب  
 رسالہ خیر جاری در تردید مذہب غاکساری { قاسمی قیمت ار

رسالہ مظلوم قوم از تصنیف مولانا مولوی محمد بخش صاحب سلم، بی۔ اے لاہوری

قیمت ۵۰  
 ملنے کا پتہ منیجر شمس السلام بھیرہ (نیچا)

# قضیہ مدح صحابہ

(از مولانا محمد حسین صاحب شوق)

آج دنیا سیاسی اور معاشرتی شعور اور بیداری کے جس نازک دور سے گزر رہی ہے غالباً اس کی نظر نہ انجانہ ماضی کی گہرائیوں میں بھی تلاش کرنے سے نہیں مل سکتی ہر ملک کے گوشہ گوشہ سے قومیت اور وطنیت کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں اور اتحاد و تنظیم کا طوفان اٹھ اچلا آ رہا ہے ان دنوں بہت سی زور بازو رکھنے والی قوتیں تو تمام ہی نوع انسان کو اپنے سیاسی اغراض کی تکمیل اور قوی شیرازہ بندی کی مندرجہ خواہشات پر بھینٹ چڑھانے کیلئے بیتاب نظر آ رہی ہیں لیکن دنیا بھر میں ایک قدیم ہندوستان ہی واحد خطہ ہے جو ہندوستان کی بجائے ”مذہبی“ یا ”غستاں“ کہلانے کا زیادہ مستحق ہے جہاں قومیت و وطنیت مذہب، اخلاق، انسانیت، شرافت ان سب گرانمایہ اشیاء کو پیٹ اور صرف پیٹ پر قربان کیا جاسکتا ہے اور کیا جا رہا ہے سچ ہے غلام کا نہ کوئی مذہب ہے اور نہ کوئی قوم، قضیہ مدح صحابہ بھی اسی زنجیر کی ایک بلقی جلتی کر ٹی ہے۔

عرصہ سے ..... ”مدح صحابہ“ کے سلسلہ میں لکھنؤ کے اہلسنت قسّم کی ذرا دلچسپی رکھنے والی ”شعبہ شاعری“ کے مضبوط ترین ہاتھوں میں بھیجے ہوئے اہل سنت کے گلے کی صدائے احتجاج ہے۔ جس میں مجلس احرار کے رضا کار اور دیگر پر جوش و سرکشت فداکاران اسلام ..... نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی محبت و مودت کا بین ثبوت پیش کرنے ہوئے اپنے آپ کو قید و بند کے ناقابل برداشت مصائب کے لئے پیش کر دیا تھا۔ بنا بریں حکومت وقت نے تصفیہ مابین فریقین کی غرض سے ایک کمیٹی بنائی تھی جس نے اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے جس میں ملیٹی نے مذہب و تاریخ باؤں پر زور دیتے ہوئے اپنی تمام منطق صرف کر دی ہے۔ (۱) خلفائے ثلاثہ کی مدح کرنا کوئی مذہبی فریضہ نہیں ہے (۲) یہ بالکل نئی چیز ہے جو گذشتہ پچیس تیس سالوں میں پیدا ہوئی۔ (۳) اگر سنہوں کو خلفائے ثلاثہ کی علی الاعلان مدح کرنے کی اجازت دیدی جائے تو شیعوں کو علی الاعلان تبرے کرنے کی اجازت دینا بھی ضروری ہوگا (۴) مدح صحابہ سننے سے شیعوں کے مذہبی جذبات شعل ہو تے ہیں (۵) مدح صحابہ کوئی ایسا شہری اور بنیادی حق نہیں ہے جس میں حکومت مداخلت نہ کر سکے یہ ہے عدل و انصاف کا وہ لاشعہ جسے کمیٹی کے ممبروں نے بڑی کھوکھلے دھڑکے کے بعد نکالا ہے اور حکومت یوپی نے اس پر منظوری کی ہر شہرت کر دی ہے ان استدلالات پر تبصرہ کرنا بھی حقائق کے مترادف ہے ہمیں انتہائی رنج و افسوس کیسا ہے کہ یہ کہنا پڑتا ہے کہ چونکہ کمیٹی کے ممبروں کا سرمایہ علم و فضل صرف چند شہزادوں پر مبنی تھا۔ اور انہیں تشیع اور سنن کی گذشتہ تیرہ سو سالہ تاریخ پر قطعی عبور نہ تھا۔ اس لئے انہوں نے فیصلہ کیلئے نتائج اخذ نہیں



بہت ٹھوکریں کھائیں اور اپنی اس علمی کوشش کی بنا پر ترقی و انصاف کے جادہ سے بہت دور ہٹک گئے ہیں۔  
ترسم نہی کعبہ اے اغرابی کیس راہ کہ تو میری تبرکت انت

آخر میں ہم شیعوں کو مخاطب کر کے پوچھتے ہیں کہ کیا انہیں یہ کہتے شرم نہیں آتا کہ ہم خلفائے ثلاثہ کی تعریف سننے کی تاب نہیں لاسکتے کیا ان کے نزدیک یہ کوئی اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ہے کہ وہ سنیوں کو یہ کہیں کہ اگرم نے اصحاب ثلاثہ کی تعریف میں ایک لفظ بھی کہا تو ہم لڑ پڑینگے کیا اسی طرح وہ ہندوستان میں دیگر اقوام کے شانہ بشانہ اتحاد و اتفاق کی زندگی گزارنا چاہتے ہیں میرے خیال میں تو دنیا کا کوئی معقول انسان اس احمدانہ مفسدانہ اور شرارت پسندانہ بیعت الہر کی حمایت نہ کرے گا۔ لیکن تعجب ہے کمیٹی کے معقولیت کے پتلے ممبروں پر عرج بسوخت عقل زحیرت کہ اس پر ہوا بصیرت

### ایک غیر مسلم کا بصیرت افروز تبصرہ

لکھنؤ کے اخبار پانیر کے انگریز ایڈیٹر نے سہ ماہی کی اشاعت میں مدح صحابہ کے قضیہ پر ایک افتتاحیہ سپرد قلم کیا ہے جو ناظرین کی دلچسپی لینے میں خاصا درج کیا جاتا ہے لکھتا ہے۔

مدح صحابہ کے اس فیصلے کی فوری اہمیت ہے اس پر ایک سطحی اور سرسری نظر ڈالنے سے بھی یہ بات بخوبی سمجھی جا سکتی ہے کہ آج کل شیعوں اور بنیوں کا اس مسئلہ میں دست و گریبان ہونا کتنا معل اور بے معنی ہے شیعہ اور سنی دونوں ایک خدا اور ایک بنی اور ایک کتاب مقدس پر ایمان رکھتے ہیں، ابوبکر عمر عثمان اور علیؓ نے اسلام کی شان و عظمت کو چار چاند لگانے میں اپنی اپنی بساط کے موافق پوری کوشش صرف کی ہے قدرت نے حضرت عمر کو جو سپاہیانہ اور مدبرانہ صلاحیتیں عطا کی تھیں ان سے کوئی معقول شیعہ بھی انکار نہیں کر سکتا بلاشبہ اسلام کی حقیقی سلطنت کی بنیاد انہیں کے ہاتھوں رکھی گئی اسی کے ساتھ ساتھ سنیوں کو بھی زیب نہیں دیتا کہ وہ حضرت علی کی بہادری اور علمیت اور اتفاق کی تعریف کرنے میں پس و پیش کریں (کوئی سنی پس و پیش نہیں کرتا)

جہاں جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی سے حد سے زیادہ محبت تھی وہاں اسلامی تاریخ اس بات کا کھلا ثبوت پیش کرتی ہے کہ جناب رسول کو جب کوئی مشکل پیش آتی تو حضرت عمر سے مشورہ طلب کرتے اپنی زندگی میں ابوبکر عمر عثمان و علی چاروں نے یکساں جوش و خروش کے ساتھ اسلام کی خدمت کی اگر جناب محمد صلعم کی وفات کے بعد لوگوں نے حضرت ابوبکر کو آپ کا جانشین منتخب کر لیا اور جیسا کہ سنیوں کا بیان ہے تو ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس میں حیرت و تعجب کی کوئی بات ہے اگر شیعوں کا یہ دعویٰ مان بھی لیا جائے کہ پیغمبر اسلام نے حضرت علی کو اپنی زندگی میں اپنا جانشین نامزد کر دیا تھا تب بھی اپنے پیغمبر کے اس حکم کو پس پشت ڈال دینے کا لازم زیادہ تر عجب کو گوئی عائد ہوتا ہے نہ کہ ابوبکر و عمر و عثمان پر ہر حال اتنا یقینی ہے کہ حضرت علی کے خلیفہ نہ ہونے پر اسلام کے مفقود کو کوئی

نقصان نہیں پہنچا نہ ہی حضرت علی نے کبھی خلافت کی خواہش کو دل میں پرورش کیا اور نہ اپنے حریفوں کو حسد کی نظر سے دیکھا۔ اگر کشیدہ کو کوئی شکایت ہو تو وہ شام کے گورنر حضرت معاویہ سے ہو سکتی ہے نہ خلفاء سے۔ کربلا کے سانحہ کا واحد ذمہ دار امیر معاویہ کا بیٹا زید ہی تھا چنانچہ زید کی اولاد کو بعد میں حضرت علی کے مداحوں کے ہاتھوں اس جرم کی کافی یادداشت بھی دے دی گئی۔ ہمارے خیال میں اسلام کے اس ناخوشگوار قضیہ کو اقصیٰ نہ بوا میہ کی خلافت کے زوال کے بعد ہی یعنی بارہ سو سال پیشتر ختم ہو جانا چاہئے تھا۔

آپ حیران ہونگے کہ ایک انگریز کے یہ گرانقدر خیالات بھی ہمارے اجاب کے لئے سخت تکلیف دہ اور قابل اعتراض ہیں اور اس مقالہ کو پڑھ کر لکھنؤ کے ”الواعظ“ اور ”سرفراز“ کے کالکٹوں نے جس عالمگیر غیض و غضب اور دہشی فرو مائیگی کا نظارہ پیش کیا ہے اور کونسے سنائے ہیں تو یہی بھلی ع۔ بہ میں تفاوت رہ از کجاست نابکجا۔

## کادالعلوم عمریزہ بھیرہ

نتیجہ فکر زمان مہدی قاصر متعلم مدرسہ عزیزہ

ناز کر سکتا ہے جس پر آج سب ہندوستان  
فقہ و تفسیر و منطق اور تدریس قرآن  
سورہ لیس کی منزل کہیں ورد زباں  
کر رہے سرگوشیاں ہیں ساکنان آسمان  
دوسری جانب ہے تہذیب محمد کا بیان  
واقف سراہی مدرسہ کے پاسباں  
طالبوں کے ہنر و شاعروں کے قدر داں  
حضرت موصوف کے کندھوں پہ ہے بارگاہ  
آرزو رکھتے ہو گرباتی رہے یہ آشتیاں  
خاک میں ملکر رہتیگی خواہشات دشمنان  
ہو گیا کافور باطل رہ گیا حق کائنات  
جس کے ہاتھوں سے ہوئی قائم بنائے جنتاں  
ہے ناز پنجگانہ میں دعائے طالبان  
یا الہی یہ چمن تازہ رہے یوں جاوداں

حشمتہ فیض و کرم مدت سے ہے جاری یہاں  
آؤ دیکھو موجزن بحر علوم دینیات  
قال قال کی صدا میں درس گاہوں میں بلند  
دیکھ کر اس مدرسہ کے کار خیر انجام کو  
اک طرف دیکھو جہاں میں منظر تہذیب نو  
دین نازندہ رہیں یارب جناب منتہم  
عالموں کے خیر خواہ مظلوم کے فریاد رس  
بے کس ہے بس یتیم و بے سرو سامان کا  
مؤمنو کرنی پڑیگی اس جگہ قربانیاں  
انقلابات زمانہ سے نہ گھبرا نا ظہور  
حق و باطل جب کہیں بد مقابل ہو گئے  
آئے خدائے دو جہاں ان کو سہلے خلد بریں  
یا الہی! دیر تا قائم رہے یہ مدرسہ  
بارگاہ انبوی میں ہے یہ قاصر کی دعا

# حضرت عیسیٰ ابن مریم کی آمد ثانی

(فصل)  
امام ابن حزم

(موسیٰ حبیب اللہ صاحب مبلغ خرب الانصاری)

۱۔ فرقہ مزرائیہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب البرتہ کے صفحہ ۱۸ کے حاشیے اور کتاب تحفہ کوثر مطبوعہ دسمبر ۱۹۱۲ء ضیاء الاسلام پریس قادیان کے صفحہ ۱۷ پر اور مرزا قادیانی کے مریدوں میں سے حکیم مرزا خدا بخش صاحب نے اپنی کتاب عمل مصفیٰ جلد اول کے صفحہ ۱۹ پر لکھا ہے کہ حضرت ابن حزم صاحب بھی مسیح کی موت کے قائل ہیں۔

(۲)۔ اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۱ء کے صفحہ ۱۷ کالم نمبر ۳۲ پر (رجالہ رسالہ معارف بابت ماہ مارچ ۱۹۳۰ء) لکھا ہے۔

## (علامہ ابن حزم وفات مسیح کی تائید میں)

اور عیسیٰ علیہ السلام نہ مقتول ہوئے اور نہ انکو سولی دی گئی بلکہ خدا نے ان کو وفات دی پھر ان کو اپنی طرف اٹھالیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہ تو یہودیوں نے عیسیٰ کو قتل کیا اور نہ سولی دی اور حضرت عیسیٰ کو خطاب کر کے فرماتا ہے کہ میں تجھ کو وفات دینے والا ہوں اور تجھ کو اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔ اور خدا حضرت عیسیٰ کا نام نقل کرتا ہے کہ انہوں نے عرض کی کہ (اور میں ان پر گواہ تھا) تک میں ان میں تھا۔ پھر جب تو نے مجھے وفات دی تو تو ان کا نگہبان تھا۔ اور تو ہرگز پر گواہ ہے اور خدا فرماتا ہے کہ وفات دیتا ہوں جانوں کو ان کے موت

وَ اَنْ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يُقْتَلْ وَلَمْ يَمْلِكْ وَلَكِنْ تَوْفَاةُ اللَّهِ تَعَالٰى عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ رَفَعَهُ اللَّهُ وَقَالَ عَزَّوَجَلَّ وَمَا قُتِلَ وَمَا صَلْبُوهُ وَقَالَ تَعَالٰى اِنِّى مُتَوَفِّيكَ وَكَرَّاهُ فَحُلِّكْ اِلٰى وَقَالَ تَعَالٰى رَوِّكُنْتَ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيبُ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ وَقَالَ تَعَالٰى (اللَّهُ يَتُوفِى الْاَنْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِى لَمْ قُتِلْ فِيْ مَنَازِلِهَا خَالُوْهَا قُلُوبًا) تَوَمَّ وَمَوْتٍ فَقَطْ وَلَمْ يَرَوْا عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ

بقولہ فلما توفیتنی و فاته النور فصح  
انه انه عن وفات الموت ومن قال  
انه عليه السلام قتل او صلب فهو كافر  
وقد حلال دمه وماله لتكذيبه القرآن  
وخلاف الا جماع  
ص ۱۲ از کتاب محلی

کے وقت اور جو نہیں مرے ان کو نیز کے وقت اور  
حضرت عیسیٰ نے اپنے قول (جب تو نے مجھے وفات  
دی) سے نیند کی مراد نہیں لی۔ تو صحیح یہ ہے کہ انہوں نے  
موت کی وفات مراد لی اور جو یہ کہے کہ وہ قتل ہوئے۔ یا  
سولی پائے وہ کافر ہے اس کا خون اور مال حلال ہے کہ وہ  
قرآن کو جھٹلاتا اور اجماع کی مخالفت کرتا ہے۔

(۱۴) اخبار پیغام صلح لاہور۔ موضوع ۲۰ نومبر ۱۹۳۱ء کے صفحہ ۷ کے کالم نمبر اول میں ہے۔  
دیگر علمائے اہل اسلام میں سے بھی بعض اکابر اہل تحقیق ایسے ہو گزرے ہیں جو وفات مسیح کے قائل تھے مثلاً  
امام ابن خرم جس کی راستگویی اور تسک بالقرآن واستقامت تمام دنیا نے اسلام کو مسلم ہے۔ وہ اپنی کتاب محلی  
صاف طور پر ارشاد فرماتے ہیں

## اقول

(۱) رسالہ "معارف" اعظم گڑھ۔ جلد ۲۵ نمبر ۳۲ بابت ماہ رمضان المبارک ۱۳۴۰ھ مطابق ماہ مارچ ۱۹۳۰ء ص ۱۶۳  
کی سطر ۱۲، ۱۱، ۱۰ میں لکھا ہے

» لیکن ان سب سے زیادہ عجیب ابن خرم کا عقیدہ حضرت عیسیٰ کے متعلق ہے، وہ گو عام مسلمانوں کی طرح یقین  
رکھتے ہیں کہ وہ بے باپ کے پیدا ہوئے (ص ۱۰) اور یہی یقین رکھتے ہیں کہ وہ قیامت کے قرب میں نازل ہونگے  
(ص ۹) لیکن دوسری طرف جمہور کے خلاف یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے یعنی مر چکے،  
» اخبار پیغام صلح لاہور کے مرزا فیضان گار نے "معارف" بابت ماہ مارچ ۱۹۳۰ء کے صفحہ ۱۶۳ کی سطر ۱۲، ۱۱ کی عبارت نقل  
نہیں کی ہے جہاں لکھا ہے:-

» وہ گو عام مسلمانوں کی طرح یقین رکھتے ہیں کہ وہ بے باپ کے پیدا ہوئے (ص ۱۰) اور یہی یقین رکھتے  
ہیں کہ وہ قیامت کے قرب میں نازل ہونگے، (ص ۹)

لاہوری مرزا بیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت مسیح بن بابہ نہ تھا بلکہ ان کا باپ یوسف نجات تھا۔ لاہوری مرزا بیوں کا  
مذہب ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم نازل نہ ہوگا۔ بلکہ ان کا ایک مثل اسی امت میں سے پیدا ہوا اور وہ مرزا غلام احمد قادیانی

## حضرت عیسیٰ بن باب

کتاب محلی کی جلد اول کے صفحہ ۱ پر ہے۔



در (۱۳) مسأله - وان جميع النبیین وعیسیٰ ومحمد علیہما السلام علیہما السلام الخلقون  
ناس کسائر الناس مولودون من ذکر وانثی الا آدم وعیسیٰ فان آدم خلقه الله تعالی من  
تراب مبدل لا من ذکر ولا من انثی وعیسیٰ خلق فی بطن امه من غیر ذکر وترجمہ  
اور تحقیق ب انبیاء اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے بند ہیں مخلوق الہی ہیں۔ انسان ہیں  
باقی انسانوں کی طرح پیدا کئے گئے ہیں مرد اور عورت سے مگر حضرت آدم اور حضرت عیسیٰ کیونکہ حضرت آدم کو خدا نے مٹی سے  
اپنے ہاتھ سے بنایا مرد سے اور عورت سے اور حضرت عیسیٰ پیدا کئے گئے اپنی ماں (مریم صدیقہ) کے شکم مبارک میں  
مرد کے بغیر۔

## حضرت عیسیٰ ابن مریم کی آمد ثانی امام ابن حزم محدث کی زبانی

مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے مرید قادیانی ہوں یا لاہوری نے تصور کا ایک ہی رخ دکھایا ہے علائکہ امام  
ابن حزم محدث کی کتاب المحلی جلد اول ص ۱۹ اور کتاب الفصل فی الملل والاہواء والنحل کی جلد اول ص ۱۹  
جلد سوم ص ۲۹۹ جلد ۴ ص ۱۸ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہ یقین رکھتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے  
قرب پھر نازل ہوں گے۔

۱۔ کتاب المحلی کی جلد اول کے صفحہ ۱۸ پر ہے :-

۱۲ - مسأله - ألا ان عیسیٰ بن مریم سینزل وقد کان قبلہ علیہ السلام انبیاء کثیرۃ ممن  
سمی الله تعالی ومنہم من لیسیم والا یمان بحمیع غرض برہان ذلک ما حد ثنا عبد الله  
بن یوسف ثنا احمد بن فتح ثنا عبد الوہاب بن عیسیٰ حد ثنا احمد بن محمد ثنا احمد بن علی  
ثنا مسلم بن الحجاج ثنا الولید بن شجاع و ہارون بن عبد الله و حجاج بن الشاعر قالوا حد ثنا حجاج  
وہو ابن محمد ابن جریر قال اخبرنا ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول سمعت النبی علیہ  
السلام یقول لا تنزل طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیامت قال فی نزول  
عیسیٰ بن مریم علیہ السلام فیقول امیرہم تعالیٰ صل لنا فیکون لا ان بعضکم علی بعض او اواء  
تکرمہ الله هذا الامۃ (ترجمہ) تحقیق حضرت عیسیٰ بن مریم غریب نازل ہوگا اور آنحضرت علیہ السلام سے پیشتر  
سب انبیاء ہوئے ہیں ان میں سے بعض کا نام خدا نے لیا ہے اور ان میں سے بعض کا نام نہیں لیا ہے اور سب کیساتھ  
ایمان رکھنا فرض ہے دلیل اس پر یہ ہے کہ حضرت جابر بن عبد الله فرماتے تھے کہ میں نے حضرت نبی کریم علیہ السلام سے  
سنا کہ حضور پورے فرماتے تھے کہ میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہنے والی اور قیامت تک غالب رہیگی۔

حضور نے فرمایا میں حضرت عیسیٰ بن مریمؑ نازل ہونگے پس مسلمانوں کا امیر کے کا شرفیت ایسے اور ہم کو ناز پر چڑھائے آپ  
فرمایا میں تحقیق تمہارے بعض اور بعض کے امیر ہیں۔ خدا نے اس امت کو بزرگی دی ہے۔

(۲) کتاب الفصل فی الملل والاعواء والنحل (للامام ابو محمد علی ابن ابی حمزہ الطاہری المتوفی  
سنہ ۴۵۶) مطبوعہ سنہ ۱۲۴۵ عجمی

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَدْ صَحَّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ بِنَقْلِ الْکُوَافِ الَّذِیْ نَقَلَتْ نَبُوْۃَہٗ  
وَاعْلَامَہٗ وَکِتَابَہٗ اَنَّهُ اَخْبَرَانِہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ اِلَّا مَا جَاءَتْ اَلْاَخْبَارُ الصَّحَاحُ مِنْ نَزْوِلِ  
عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ الَّذِیْ لَعَنَ اِلٰہِیْ نَبِیِّ اِسْرَآئِیْلَ وَادْعٰی لِیَہُوْدِیَّتِہٖ وَصَلَبَہٗ فَوَجِبَ اَلَا  
قُلَّ رَیْبٌ عَلٰی الْحَمْلَۃِ وَصَحَّ اَنْ وَجُوْدُ النُّبُوْۃِ بَعْدَہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ بَاطِلٌ لَا یَکُوْنُ الْبَتَّ وَیُضَادُّ بِطَلِ  
الْعِیْنَ اَقْوَلُ مِنْ قَالِیْ تَبَوُّا اَنْتَ الرِّسَالَہُ وَوَجِبَ ذَلٰکَ اَبَدًا (ترجمہ) جن جماعتوں نے حضرت رسول کریمؐ کی پیروی  
علیہ وسلم کی نبوت اور معجزات اور قرآن مجید کو نقل کیا ہے انہیں سے یہ نقل بھی صحیح طور پر ثابت ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا  
کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ پیدا ہوگا مگر جو ایسے صحیح خبروں سے حضرت عیسیٰ کے نزول کے بارے میں جو نبی اسرائیل  
کی طرف سے دعوت ہوئے تھے اور یہود نے ان کے مقتول مصلوب ہونے کا دعویٰ کیا تھا پس اس حصے کا اعتراف  
بھی ضروری ہے اور صحیح نقل سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا اجرا قطعاً باطل ہے اس کو  
یہی باطل ہو جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت جاری رہے گی۔ (جلد ۱ ص ۱۸۰)

(۳) کتاب الفصل جلد دوم کے صفحہ ۲ پر ہے۔

”قَالَ ابُو مُحَمَّدٍ وَكَذٰلِکَ مِنْ قَالِیْ اَنْ رَّبِّہٖ حَبِیْمٌ فَانَّهُ اِنْ كَانَ جَاحِلًا اَوْ مُنَآوًا لَا فَہُوْ مُخَدَّرٌ  
لَا شَیْءٌ عَلَیْہِ وَیَجِبُ تَعْلِیْمُہٗ فَاِذَا قَامَتْ عَلَیْہِ الْحُجَّةُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالنَّاسِ مَخَالَفَ مَا فِیْہَا  
عِنَادًا فَہُوْ کَافِرٌ حَکَمَ عَلَیْہِ حَکَمُ الْمُرْتَدِّ وَاَمَّا مَنْ قَالَ اَنْ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ هُوَ فَلَا اِلٰہَ سِوَا  
ہِیْہٖ اَوْ اَنْ اللّٰہُ تَعَالٰی یَجْعَلُ فِیْ جِسْمٍ مِنْ اَجْسَامِ خَلْقِہٖ اَوْ اَنْ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ  
وَسَلَّمَ غَیْرُ عِیْسٰی بِنِ مَرْیَمَ فَانَّهُ لَا یَخْتَلِفُ اَشْثَانٌ فِیْ تَغْلِیْرِہٖ اِلَّا صَحَّةُ قِیَامِ الْحُجَّةِ (ترجمہ) اور اسی  
طرح جس نے کہا کہ رب جسم ہے اگر وہ جاہل ہے تو مخذور ہے اور اس کو تعلیم دینا ضروری ہے پس جب اس پر قرآن مجید اور  
سنت کی رو سے حجت قائم ہو جائے پھر وہ خدا کی رو سے مخالفت کرے تو اس پر مرتد کا حکم لگایا جائے اور اسے پر  
جس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ظلال انسان ہے یا یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے جسم میں حلول کرتا ہے یا یہ کہا کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ کے سوا کوئی نبی ہوگا۔ تو اس کی تکفیر میں دو شخصوں کا بھی اختلاف نہیں  
(۴) کتاب الفصل جلد ۱ صفحہ ۱۸۰ پر ہے۔

”قول اللہ تعالیٰ ولكن رسول الله وخاتم النبیین وقول رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا نبی بعدی فکیف یتجز مسلمہ ان یتأبث بعدا علیہ السلام نبیا فی الاثرین  
حاشا ما استثناه رسول الله صلى الله عليه وسلم فی الاثار المستندة الثابتة فی نزول عینی  
بن حرمہ علیہ السلام فی آخر الزمان (ترجمہ) اللہ تعالیٰ کا قول ہے (اور لیکن آپ خدا کے پیغمبر ہیں۔ اور  
آخری نبی ہیں) اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (لا نبی بعدی) (میرے بعد کوئی نبی نہیں  
ہوگا۔) پس کسی مسلمان کو کب گنجائش ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں کسی اور نبی کا اثبات کرے  
سوا اس جتنی کے جس کو خود حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح اور ثابت احادیث میں مستثنیٰ فرمادیا ہے یعنی  
آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ بن مریم کا نازل ہونا“

روعداد مقدمات قادیانی، اس کتاب میں ان فوجداری مقدمات گورداسپور کی  
تاریخہ عبرت صحیح روڈ اور درج ہے جن پر سیزائے قادیان دو سال تک سرگردان رہ کر سات سو روپیہ  
جرمانہ پانچ ماہ کے سزا یافتہ ہوئے تھے ان واقعات کی تفصیل درج کتاب سے جو دور ان مقدمہ کے وقوع  
میں آتے رہے مرزا صاحب کا اجلاس عدالت میں غش کھا کر گناہ گھنٹوں پاؤں پر کھڑا رہا۔ پیاس سے جان بلب  
ہو کر پانی مانگتا اور پانی نہ ملتا وغیرہ وغیرہ قابل دیدیں مرزا صاحب اور ان کے اراکین عدالت مولوی نور الدین عبد الکریم  
کے حلفی بیانات میں دروغ بیانیوں۔ نبوت اور خلافت کی قلعی کھولنے کے لئے کافی ہیں، کتابت و طباعت دیوبند  
ٹائٹل آرٹ پیپرنگین قیمت صرف ایک روپیہ عذر

آفتاب ہدایت { مولفہ شیعہ اسلام مولانا ابوالفضل دسیر اس کتاب میں مذہب شیعہ کی حقیقت کا بل طور  
پر واضح کی گئی ہے شیعوں کے جملہ طاعن، شیعوں کی فقہ کے گناہوں کے مسائل شیعوں کے  
اصول و فروع السنن کی صداقت پر قرآن و حدیث۔ اقوال ائمہ سادات (کتب شیعہ کے حوالہ سے) پر زبردست  
دلائل بیان کئے گئے ہیں اس کتاب کی موجودگی شیعہ کے مقابل میں زبردست حربہ کا کام دیتی ہے مجتہدین شیعہ  
اس کے جواب سے عاجز آچکے ہیں شیعہ کے جملہ اعتراضات کے دندان شکن جواب دئے گئے ہیں قیمت سے  
تخفہ سیزائے { یعنی جریدہ شمس الاسلام کے دسمبر ۳۳ء کا ایڈیشن جو قادیان منبر کے نام سے موسوم ہوا  
تھا اس میں نہایت عمدہ مضامین قادیانیوں کے رد میں درج ہوئے ہیں قیمت چار آنہ

ملنے کا تیل، منیر شمس السلام بھر (پنجاب)

# کتاب کنز العمال میں غلطی

## مزا قادیانی کی مطلب سے سستی

(مولوی حبیب اللہ انیسوی مسلخ غریب الانصاف قلم)

قرقر خرائیہ کے بانی مزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب تحفہ گوشت و پیچ میں لکھا ہے۔

”اور وہ احادیث واضح و قرآن کی منشا کے موافق دجال کی حقیقت ظاہر کرتی ہیں وہ اگرچہ بہت ہیں مگر ہم اس جگہ بطور نمونہ ایک ان میں سے درج کرتے ہیں وہ حدیث یہ ہے بخروج فی آخر الزمان دجال یختلون بالذین یلبسون للناس جلود الضان من الدین السنکھم احلی من العسل وقلوبهم قلوب الذئاب یقول انا عزوجل ابی یغترون ام علی یجترون حتی حلفت لابن حشیش علی اولئک منهم فتنة الخ کفر الہمال جازمہ ص ۱۱۱“ یعنی آخری زمانہ میں دجال ظاہر ہوگا۔ وہ ایک ندھی گروہ ہوگا۔ جو زمین پر ہوا بجا خروج کرے گا اور وہ لوگ دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دینگے یعنی ان کو اپنے دین میں داخل کرنے کیلئے بہت سامان پیش کرینگے اور ہر قسم کے آرام اور لذت دنیوی کی طمع دینگے اور اس غرض سے کہ کوئی ان کے دین میں داخل ہو جائے بھڑوں کی پوسٹیں پنکڑاٹینگے ان کی زبانیں شہد سے زیادہ بیٹھی ہوگی۔ اور ان کے دل بھڑوں کے دل ہونگے۔ اور خدائے عزوجل فرمائے گا کہ کیا یہ لوگ میرے حکم پر مغرور ہو رہے ہیں کہ میں ان کو جلد تر نہیں پکڑتا اور کیا یہ لوگ میرے پر افتراؤں کرنے میں دلیری کر رہے ہیں یعنی میری کتابوں کی تحریف کرنے میں کیوں اس قدر مستغول ہیں میں نے قسم کھانی ہے کہ میں انہی میں سے اور انہی کی قوم میں سے ان پر ایک فتنہ برپا کر دوں گا دیکھو کنز العمال جلد نمبر ۱ ص ۱۱۱۔ اب تبادلوں کر لیا اس حدیث سے دجال ایک شخص معلوم ہوتا ہے۔ اور کیا یہ تمام اوصاف جو دجال کے لکھے گئے ہیں یہ جھگڑا کسی قوم پر صادق آ رہے ہیں یا نہیں۔ اور ہم پہلے اس سے قرآن شریف سے بھی ثابت کر چکے ہیں کہ دجال ایک گروہ کا نام ہے۔

نہیہ کہ کوئی ایک شخص اور اس حدیث مذکورہ بالا میں جو دجال کے لئے جمع کے صیغے استعمال کئے گئے ہیں۔ جیسے یختلون اور یلبسون اور یغترون اور یجترون اور اولئک اور منکھم یہ بھی آواز بلیں پکار رہے ہیں کہ دجال

ایک جماعت ہے نہ ایک انسان (تختہ گولڑیہ ص ۱۱۱، کلاشیہ صفحہ ۱۵۱، ۱۵۲)

## اقول

۱۔ کنز العمال کی جلد ۷ کے قسط ۱ کے حوالہ سے یہ روایت حکیم خرد بخش صاحب امرائی کی کتاب عمل مصنفہ جلد دوم مطبوعہ ۱۳۲۲ھ اللہ بخش سٹیم پریس قادیان کے قسط ۲ اور اخبار بد قادیان موقوفہ راجہ سنگھ کے صفحہ ۴۴۱ اور رسالہ ریویو آف یلچنر جلد ۱ نمبر ۱۱ بابت ماہ اپریل ۱۹۱۲ء میں بھی درج ہے۔

۲۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کے مریدوں نے اس جگہ تحقیقات سے کام نہیں لیا ہے بلکہ اپنی مطلب پرستی سے کام لیا ہے۔

۳۔ کتاب کنز العمال کی جلد ۷ کے صفحہ ۴۴۱ پر اس حدیث کے بعد لکھا ہے (عن ابی ہریرۃ) یعنی نسائی نے حضرت ابی ہریرہ صحابی سے یہ روایت نقل کی ہے حالانکہ یہ روایت سنن نسائی میں نہیں ہے۔ البتہ کتاب منتخب کنز العمال برجاشیہ مسند احمد راجحہ مصری کی جلد ۷ کے صفحہ ۴۴۱ پر لکھا ہے (عن ابی ہریرۃ) یعنی ترمذی نے حضرت ابی ہریرہ سے نقل کیا ہے۔

۴۔ سنن ترمذی شریف (مطبوعہ ۱۳۲۸ھ مطبعہ مجتہدی دہلی) ابواب الزہد باب ما جاء فی ذباب البصر جلد دوم کے صفحہ ۶۲ پر حدیث نبوی یوں ہے۔

«حدثنا سويدنا ابن المبارك قال يحيى بن عبيد الله قال سمعت ابي يقول سمعت ابا هريرة رضي يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج في اخر الزمان رجال يختلون الدنيا بالدين يلبسون للناس جلود الصن من اللين السندهم احلى من السكر وقلوبهم قلوب الذباب يقول الله ابي تعثرون ام على تعثرون في حلفت لا ابعثن على اولئك منهم فتنة قدع الحليمه منهم حيرانا» **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی نے فرمایا کہ سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آخر زمانے میں کتنے اشخاص (لوگ) ظاہر ہو گئے وہ لوگ دنیا کو دین کے ساتھ ملائینگے۔ لوگوں کے واسطے پٹینگے چمڑے ونبے کے نرمی ظاہر کرنے کیلئے ان کی زبانیں شکر سے زیادہ شیریں ہوگی اور ان کے دل بھیڑیوں کے دل ہونگے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا میرے مہلت دینے کے سبب سے وہ مغرور ہو گئے ہیں یا مجھ پر جرات کرتے ہیں میں اپنی قسم کھاتا ہوں کہ ان پر انہیں میں سے فتنہ بھیج دوں گا کہ ان میں عاقل کو میرا چھوڑ دے گا» (۵) واضح ہو کہ سنن ترمذی شریف کی یہ روایت مشکوٰۃ شریف مترجم اردو (مطبع انوار الاسلام امرتسر جلد ۱۰ باب الروایۃ والسمتہ صفحہ ۵۰ + مرقاۃ المفاتیح جلد ۵ صفحہ ۱۰۱) کتاب اشقۃ الامعات جلد ۱ کے صفحہ ۲۶۸

# اسلام اور انبیا و جرم

بسم اللہ اشاعت ماہ مئی ۱۹۳۸ء

**چوری کا انب** اور جرم میں زمین کا یہ حصہ اپنے تنگ و ناریک ماحول کے پیش نظر سخت بنام ہو چکا تھا۔ سرقہ، قزاقی، قطع طریق ڈاکر زنی کا بازار گرم تھا۔ کسی کی جان کسی کا مال کسی کی عزت کسی کی آبرو محفوظ نہیں تھی۔ آج واقعات شاید یہ کہ عرب کی قسمت کس قدر گھٹا ٹپ تاریکیوں میں ڈھکی ہوئی تھی۔ اور کس حد تک یہ جرم ان کی فطرت کو مسخ کر چکا تھا۔ ان سب سوالات کا صحیح جواب واقعات دینگے۔ اور جب تک کہ واقعات کسی نظریہ کی تائید میں ہمارے استدلال کے ساتھ ہوں۔ اس وقت تک کوئی دلیل کسی پہلو سے تمام نہیں ہوتی۔ دو ادین عرب اور تاریخ عرب کا مطالعہ کرنے کے بعد انسانی اضطراب اس نتیجہ پر پہنچائے۔ کہ یہ قوم اپنی اس سیاہ کاری کے پیش نظر اقوام عالم میں اپنا وقار اور اعتبار کھو چکی تھی۔ اور تمام قوموں کی نظروں سے گر چکی تھی۔ ہر شخص اپنی جگہ بادشاہ تھا اور ہر شخص اپنے خاص اصول حیات کے زاویہ نگاہ سے دنیا کا بہترین انسان بننا چاہتا تھا۔ اپنے دوسرے بھائی کا قار و وقار اس کی نظروں میں سرخ تھا وہ رنج مسکوں کے تمام مالوں کو اپنا موردنی اور جدی مال خیال کرتا تھا۔ کوئی قانونی گرفت انہیں اپنے ان مفاد پر نتیجہ سے باز نہ رکھتی۔ اور کوئی قانون کا آہنی شکنجہ ان کے اس طرز عمل کی تردید نہ کرتا۔ آہ اس دور ضلالت و جاہلیت میں قدرت نے اپنا قانون وضع فرمایا کہ۔

المسارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیہما جزاء  
چور مرد اور چور عورت ہر ایک کا ہاتھ کاٹ لو۔ یہ ان کی  
اپنی سیاہ کاری کی سزا ہے اور خدا کی طرف سے عذاب  
ہو اور بیشک خدا کے قذوس غالب اور حکمتوں والے ہیں۔  
حکیمہ

اب کس سختی اور شدت سے نظام عالم کو قائم فرماتے ہوئے خدائی عذاب سے ڈرایا۔ اور علم و عقل کی روشنی میں یہ بھی سمجھا دیا کہ ہمارے اس قانون میں جبر و استبداد سے کام نہیں لیا گیا اس میں کسی قسم کی شخصیت رائے کو دخل نہیں یہ ہمارے اپنے کئے کا بدلہ اور ہمارا ہی بدکاری کا نتیجہ ہے اس میں ہماری طرف سے کوئی ظلم نہیں ہے اور پھر اس قانون کو اس سختی سے نافذ فرمایا کہ۔

بقیہ ص ۱، ۲۶۹۔ منظر ہرقی جلد ۴ صفحہ ۲۴۰، منتخب کنز العمال جلد ۶ کے صفحہ ۱۱، کتاب التریب والترغیب کی  
کی جلد اول کے صفحہ ۱ اور کتاب تیسیر الوصول کی جلد دوم کے صفحہ پر بھی ہے  
(۱۶) منن نزدی شریف و مشکوٰۃ شریف میں حدیث نبوی میں لفظ (رجال) ہے کہ (رجال) اور بنی نسا میں یہ حدیث نہیں ہے

اگر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی اعاذ اللہ بھی چوری کرتی تو یقیناً سزا کے طور پر ہاتھ کاٹ لیا جاتا۔

لوسہ وقت فاطمہ بنت محمد لقطعت  
یدھا (العیاذ باللہ)

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک طویل خطبہ کے الفاظ ہیں جس میں آپ نے نہایت ہی شد و مد سے مجرم کو سزاوار اور بھڑایا تھا۔ اور بھینزنا کی دہرہ فرمادیا کہ یہ قانون قدرت کسی وقت بھی نہیں ٹل سکتا اور نہ ہی یہ قانون کسی خاص فرد سے مخصوص ہے اور نہ ہی اس کی عمومیت سے کوئی خاص شخص مستثنیٰ کیا جاسکتا ہے جب دریا نبوی کے حانیہ دار ہی نہیں بلکہ صلیبی شستہ دار اس قانون کی زد سے مامون و محفوز نہیں تو پھر کوئی دوسرا کہاں تک استثنائی امید رکھ سکتا ہے؟ آج کل بعض سطحی دماغ اور سرسری نظر رکھنے والے بے خود غلط پند اور حضرات احکام شرعیہ کی چوری کی شرعی سزا سے استہزاء و تمسخر کی جرات کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ چوری کے بارہ میں شریعت میں محنت کا رنگ ہے۔ نے جو سزا مقرر کی ہے وہ وحشت سے خالی نہیں اور اس میں عربی بدویت کی جھلک

نمودار ہوتی ہے۔

مگر یہ کور دماغ یہ نہیں سوچ سکتے کہ جب تک معاملات اور واقعات کے تمام پہلو پر غور نہ کی جائے اس وقت کہہ اور نہ تنک پہنچا دشوار ہے آج کل اس رنلے مسکوں پر کئی حکومتیں اور سلطنتیں حکمران ہیں اور پھر حکومت اپنے معیار تہذیب و تمدن میں اپنے آپ کو بلند تر سمجھتی ہے ہر سلطنت کا یہ خیال ہے کہ اس کا دھڑا اٹھ میں آئینی طور پر جو اسے گرفت کا طریقہ حاصل ہے اور قاعدہ و قانون کی روشنی میں جو واقعی تصویر اس نے کھینچی ہے ایسی گرفت کا بیدار کرنا یا ایسی واقعی تصویر کا عالم شہود میں لانا کسی دوسری حکومت کے لئے محال اگر نہیں دشوار ضرور ہے آج اگر برطانیہ اپنی تہذیب و تمدن کا سکہ رائج کرنا چاہتی ہے تو جرمنی اپنے قوانین پر نازاں ہے اگر ایک طرف فرانس اپنی بے جنتی و بے غیرتی کی نئی نشوونما پر اترا رہا ہے تو دوسری طرف اٹلی اپنی تہذیب و معاشرت کے اصول دنیا کے سامنے پیش کر رہا ہے الغرض ہر حکومت ہر سلطنت ہر وہ شخص جسے آئینی طاقت حاصل ہے وہ اپنے قوانین و قواعد پر فخر و مبالغہات کر رہا ہے مگر ہم عدل و انصاف کا واسطہ دیکر انہیں علم و عدل کے علمبرداروں سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا آج تک چوری کے جرم کا اس حسن طریق سے اسد ادھو جس حسن عمل سے اسلام اور بانی اسلام نے فرمایا۔

دور حاضر کے قید و بند کی یہ حالت ہے کہ سیاہ کا جیل سے نکلے ہی جیل کے محافظین کو یہ تنبیہ کرتے ہیں کہ کہیں قیدی جانے کا پیرا جس میں وہ روٹی کھایا کرتا تھا کسی دوسرے مجرم کے پاس نہ دیا جائے۔ میں ابھی گیا اور ابھی آیا، اب آپ ہی فرمائیے کہ کیا جب سے شرعی تعزیرات کا انقضاء ہوا ہے اسی دن سے ان سنگین جرائم کا ارتکاب نہایت ہی دیدہ و دلیر اور جرات سے نہیں ہوتا گیا۔

جب تک اس انتہائی مجرم کی سزا انتہائی معیار پر نہ دی جائے اس وقت تک چوری کا جرم روز افزوں رہے گا



اور کسی طریق سے ان فتنوں کا دروازہ اطمینان بخش ذریعہ سے بند نہیں کیا جاسکتا۔

**بجو وغیبت کا انسداد** دو اہل عرب کے دیکھنے والے اور عربی ادب سے آشنا بخوبی واقف ہیں کہ عرب بجو وغیبت کی بدترین لعنت میں گرفتار تھا اپنے مسلمان بھائی کی عزت و ناموس پر حملہ کرنا اسکی زندگی کا بہترین مشغلہ تھا وہ اپنی زندگی کا نصب العین گلہ گوئی اور یاہ گوئی سمجھے ہوئے تھا بڑی بڑی محفلیں منعقد ہوتیں بڑی بڑی جزیں آراستہ پیراستہ ہوتیں بشمار انسان ایک جگہ جمع ہوتے تمام قبیلے کے قبیلے یکجا ٹوٹ پڑتے سب کے سب صرف اسی غرض سے مجتمع ہوتے کہ تاکسی قبیلے کے نقائص سے آگاہ ہو سکیں اور تاکسی قوم کی خامیاں اور خرابیاں برسرِ میدان اعلان کی جاسکیں اور تاکسی شریف کی پگڑی اچھالی جاسکے ان کے ایسے افعال سے انسانیت شرابا جاتی تھی اور اطمینان اپنے آپ کو اپنے مفاد میں کامیاب سمجھتے ہوئے خوشی کے مارے مسکراتے فطرت ایسے کارناموں سے تنگ آتی۔ اور ایسے مذموم افعال کے ارتکاب سے قدرت ناراض ہوتی قرآن نے کھلے لفظوں میں بیان فرمایا۔

وَلَا يَغْتَبِ بَعْضُكُم مِّبْعًا هَتَمًا ۚ وَ  
ان یا علی لحد اخیه میتا فکر ہتموہ و  
اتقوا اللہ ان اللہ توأب رحیم  
بجھتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ سحر رتے رہا کرو اور اللہ توبہ قبول کرنے والے اور بخشنے والے ہیں۔

قرآن نے نہایت ہی واضح مثیل سے انسانی جذبات کو گلہ گوئی سے شرمندہ کیا اور مسلمان کی غیبت کرنے کو مردار کھانے سے تشبیہ دے کر انسانیت کو ایسے افعال سے باز رہنے کی اپیل کی ایک ایسی چیز کو مثال میں پیش کیا جسکی بدی اور خرابی ہر کم فہم سے کم فہم انسان محسوس کر سکتا ہے اور پھر آگاہ فرمایا کہ غیبت گوئی بھی باطنی لحاظ سے کسی حیثیت کسی کیفیت سے مردار کھانے سے کم نہیں کیونکہ سب سے بڑا نقص امن اسی گلہ گوئی سے ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے  
المسلم من سلم المسلمون من لسانہ  
مسلمان وہ ہے کہ جسکی زبان اور ماتھے سے مسلمان محفوظ و بیدار (تشفیق علیہ) و سالم رہیں۔

اس حدیث میں مسلمان کو اسکے معیار اسلام و مدارج شرافت سے آگاہ فرمایا اور حدیث میں لفظ "لسان" کو مقدم فرما کر ظاہر فرمایا کہ حقیقت میں فتنہ کی بذر اور برباد و فساد ہی زبان ہے اب اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام عرب سدھر گیا اور فساد بجو وغیبت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا اور دوسری جگہ فرمایا

سبأب المسلم فسوق و قتالہ  
کے مسلمان کو گالی گلوچ دینا سب بڑا گناہ ہے اور اس کے ساتھ جنگ کرنا کفر ہے

اب آپ نے دیکھ لیا کہ اسلام نے غیبت کے جرم کا کس احسن طریق سے انسداد کیا اور غیبت سے پیدا ہونے والے

قنوں کا کس طرح دروازہ بند فرمایا اور پھر یہ بھی نہیں کہ صرف گلا کو محرم پھیرا بلکہ غیبت شننے والے کو بھی شریک جرم پھیرایا اور اعلان فرمایا کہ:-

ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک یقیناً سمع البصر اور دل سب کے سب کان عنہ مسئلہ

کہ کہیں ایسا نہ سمجھ لیا جائے کہ دوسرے آدمی کو ایک لعنت میں مبتلا کیا کہ خود مرے لیتا رہے نہیں اور قطعاً نہیں یہ سب کے سب خدا کے نزدیک مسئلہ ہونگے اور انکی تمام خطاؤں سے سوال اور باز پرس ہوگی یہ کس قدر ناحق شناسی اور بے حسی ہوگی کہ قدرت کی ان تمام چیزوں کو بھول جائیں اور کرشمائے قدرت کی تشک نہ پہنچیں۔

**غیبت کا مفہوم** اس وضاحت کے بعد اس کا سمجھنا بھی از بس ضروری ہے کہ غیبت سے کیا مراد ہے۔ اور قرآن العیبة ان تقول ما فیہ والبتھتان ان تقول ما لیس فیہ کہ غیبت ایسی چیز کے اظہار کا نام ہے جو خیر تھا بھائی کے اندر بھی پایا جاتا ہو یعنی ہر وہ قول جس سے کسی کے نسب خلیق، قول، فعل، عزت و قار دین اور دنیا پر دھبہ لگتا ہو۔ اس کا نام اصطلاح شریعت میں غیبت ہے اور اگر ایسا الزام لگایا جائے جو کوئی دوسرا اس الزام کا مستحق نہیں تو پھر یہ اقتراباً اور بتان ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریح فرماتے ہیں۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اقدرون ما الغیبة قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ذکر لک اخاب بما یکرم قیل افرأیت ان کان فی الخی ما اقول ان کان فیہ ما تقول فقد اغتبتہ وان لم یرک فیہ ما تقول فقد بھتہ

(مسلم)

حضرت ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صحابہ سے دریافت فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ غیبت کسے کہتے ہیں۔ صحابہ نے عرض کی کہ خدا اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا کہ تم اپنے بھائی کو ایسے الفاظ سے یاد کرؤ جنکو وہ مکروہ محسوب سمجھے صحابہ میں سے کسی نے پوچھا کہ اگرچہ میں ایسے فعل کا ذکر کروں جو میرے بھائی کے اندر پایا جاتا ہو صا کتاب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو غیبت ہے بھائی کے اندر پایا جاتا تھا اس کے اظہار کا نام غیبت ہے اور اگر ایسی چیز کو بیان کرؤ جو اسکے اندر نہیں پائی جاتی تو تم نے بتان تراشا۔

اس حدیث نے بتان اور غیبت کے اندر ایک حد فاصل قائم کر دی اور پوری پوری تفصیل کے ساتھ ان دونوں غیبتوں کو ممتاز کر دیا اور اسی حدیث سے وہ عام غلط فہمی بھی دفع ہو گئی کہ کیا اظہار واقعہ کا نام غیبت ہے تو اس حدیث نے روز روشن کی طرح واضح کر دیا کہ اندھے کو اندھا کہنے کا نام غیبت ہے۔ اور اگر کوئی اندھا نہ ہو اور اسے اندھا کہا جائے تو وہ اقتراباً

اور مبتلا ہے غیبت میں۔

اس تبلیغ کا نتیجہ یہ ہوا کہ عرب اگلے گونی اور یادہ گونی سے کنارہ کش ہو گئے حضرت لبید انصاری رضی اللہ عنہ جو سرزمینِ عرب کے جلیل القدر اور زبردست شاعر تھے اور جنکے قصائد کو عربی ادب میں خاص وقعت و وقار سے دیکھا جاتا ہے اور جن کا بلند تحفیل (اشعر من لبید) کے الفاظ میں ضرب المثل ہو گیا ہے) سے جب ان کے مشرف باسلام ہونے کے بعد انہیں شعر گوئی کی طرف توجہ دلائی گئی تو جواب ملا "کفانی القرآن" کہ میں قرآن نے تمام مصنوعی اور خود ساختہ پرداختہ توہمات سے بے نیاز کر لیا اب ناظرین اندازہ فرما سکتے ہیں کہ اسلام نے سچو یادہ گونی کے خلاف کس قدر نفرت بھلائی کسی قوم کے افعال احوال کا جائزہ ان کی خود بیان کردہ تحریروں سے لیا جاتا ہے اور ناقدینک ان کی زندگی کے **تکبر کا خاتمہ** ہر پہلو پر نظر نہ ڈالی جائے اس وقت تک صحیح واقعات روشن نہیں ہوتے۔ کیونکہ جب ہمارا مقصد کسی قوم کی نیکی یا بدی کا معلوم کرنا ہو اور ان کے مشاغل عمر سے آشنائی پیدا کرنا ہو تو ان کے حالات کی صحیح ترجمان انکی زبان ہی ہو سکتی ہے اور جو واقعات اپنی ذات کے متعلق وہ خود بیان کرینگے یہ یقیناً سو فیصدی صحیح ہونگے اسی نتیجہ کے پیش نظر آپ جاہلیت کے اشعار اور دواہین کا مطالعہ کیجئے آپ یقیناً اس نتیجہ پر پہنچینگے کہ عرب کی سرزمین تکبر کا مرکز تھی اور عرب مشفق کاسیائے غرور و تکبر سے لبریز تھا۔ اس کی خمیر غروریت کا مرکز تھی جنکی گردن قادرِ قوم کے سامنے نہ جھکنے پاتی تھی۔ وہ کس طرح بنی نوع انسان کے ساتھ تواضع سے پیش آسکتے تھے یہ عرب کے بابر نشین تکبر میں اپنی مثال آپ تھے۔ آج ہمارا دماغ انکا تکبر کے تصور سے بھی لبریز تھا ہے ہر ایک شخص اپنے آپ کو شہنشاہ وقت سمجھے ہوئے تھا تکبر کی گھٹا ٹوپ ناریکیوں نے انہیں حق شناسی سے باز رکھا ہوا تھا جب تک یخچیتِ دلیس چیز ان کے طرف دماغ سے نہ نکلتی اس وقت تک پاکِ علمہ چیز خدا کی وحدنیت آقائے مدنی کی رسالت کیسے ان کے قلب میں جاگزین ہو سکتی تھی جس کا دل غرور و تکبر سے محمود ہو وہ کیسے آقائے حقیقی کے آستان پر چھا سکتا تھا اس لئے قرآن مقدس نے جس قدر تکبر کی ذمہ فرمائی شناذِ قادر و دوسرے افعالِ تمیہ اس زمر میں آسکے اور یہ حقیقت ہے کہ بے تک ان غرور پرستوں کو انکسار و تواضع کا درس نہ دیا جاتا بصفحتی پر اس امان کا قائم ہونا محالات سے تھا۔ اب قرآن کے اعلان کو بغیر غائر ملاحظہ فرمائیے۔

انہ لا یحب المستکبرین خدا نے قدوس تکبر پسندوں کو پسند نہیں فرماتے ان کے نزدیک تکبر قباحت و خفارت کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔

دوسری جگہ مستکبر اقوام کی تنباہی کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے کہ لقد استکبروا فی انفسہم و عتوا و عتوا کبیرا۔ ان اندھوں نے اپنے نفسوں میں تکبر کیا تھا۔ اور بے حد سرکشی کی تھی اس لئے عذاب الہی ان پر ٹوٹ پڑا اور قبرِ ایزدی کے مستحقِ عظیم رہے۔ قرآن مقدس جب بھی کسی قوم کی تنباہی کے رازوں کو عیاں کرتا ہے اور جب بھی قہرِ خدا زدی کے اسباب و علل ظاہر فرماتا ہے تو ان اقوام کی سرکشی تکبر و عصیان اور غرور کا اظہار ہوتا ہے تاریخی حیثیت سے اگر اقوامِ عالم

کی برابری پر نظر ڈالی جائے تو بھی اسی نتیجہ پر پہنچا ہوتا ہے جسکو اسن و امان کی ذمہ دار کتاب (قرآن) نے بیان فرمایا  
 متکبرین کی جزا و سزا کا نقشہ یوں بیان ہوتا ہے کہ:-

ان الذین یستکبرون عن عبادتی | جو لوگ ہماری عبادت بجالانے میں بھی تکبر کرتے ہیں وہ بہت  
 سید خلون جہنمہ و اخرین | جلد بڑی ہی ذلت سے جہنم میں داخل کئے جائیں گے۔

اب آپ خود ہی خیال فرمائیے کہ جب اسلام نے متکبرین کے لئے اس قدر تشدد فرمایا تو پھر کیا ایمان و اسلام کے  
 شیعرائی ایسے ذمہ نم فعل کے مرتکب ہو سکتے تھے اور ٹھیک اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کبر کی ذمہ  
 فرمائی اور اسے مختلف طریقوں سے لوگوں کے دلوں میں بٹھایا۔ حدیث قدسی میں ارشاد ہے کہ

الکبر بقاء ردائی والعظمة ازاری فمن | کبر یا وعظمت ہمارا یعنی قدرت کا شمار ہے جس نے  
 نازعنی واحد ائمتہما القیتہ فی | اسے اپنا شمار بنایا ہم اُسے جہنم میں ڈال دیں گے۔ اور  
 جہنم ولا ابالی | متکبرین سے ہم بے نیاز ہیں۔

کیا اس سے زیادہ تہدید بھی منظور ہو سکتی ہے بہر حال چار و ناچار اقرار کرنا ہو گا کہ اسلام نے تکبر کو وہ بدترین چیز  
 ظاہر کی کہ آج تک کوئی مذہب نہیں ظاہر کر سکا اور پھر اسی پر انحصار نہیں بلکہ کتب حدیث و اخلاق کے مطالعہ سے یہ امر  
 بھی صاف ہو جاتا ہے کہ اسلام نے ان عربوں کے اذہان کو تکبر سے خالی کر کے تواضع کا بیش بہا خزانہ وداعیت کر دیا۔ اور  
 طبائع کے اندر بالکل انقلاب پیدا ہو گیا۔ جو متکبر تھے و متواضع ہو گئے۔

آج کل دنیا سرمایہ داری کی لعنت سے عاجز آچکی ہے۔ اور سرمایہ دارانہ تنجیل و فحاشات  
 سرمایہ داری کا خاتمہ و نفرت کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے آج سرمایہ داروں سے دنیا دور بھاگتی ہوئی آج  
 سرمایہ داری قوم کی برابری کا موجب ہو رہی ہے آج اقوام عالم سرمایہ داری کے خلاف جنگ آزمائشیں دنیا سے بہت  
 دور پر سب سے پہلے جس نے اپنی دور رس نگاہوں اور چشم حقیقت بین سے سرمایہ داری اور دولت پرستی کو لعنت سمجھا  
 وہ اسلام ہے پہلے پہل جس نے سرمایہ داری کے خلاف علم جہاد بلند کیا اور انسانی دماغ اس بدترین مرض سے صاف کڑ  
 وہ صرف اسلام ہے جس چیز کو آج سے تیرہ سو سال پہلے اسلام نے خطرناک سمجھا تھا آج خرد دنیا کے چکر اور انقلاب عالم  
 نے تمام دنیا کو اسی مرکز پر جمع کر دیا۔

اسلام ہی سب سے پہلی آنکھ ہے جس نے غریب و امیر ضعیف و قوی مغلس و دنیا دار نادار و سرمایہ دار کو ایک ہی نگاہ  
 سے دیکھا سرمایہ و دولت کے تمام گھمٹوں کو خاک میں ملایا اور حکم طلالا اعلان فرمادیا۔ کہ مراتب و مدارج کے لحاظ سے  
 انبیاء اور دولتمندوں کا خبث میں داخلہ غریب و فقراء کے پاس سو سال بعد ہو گا فقر و پانچ سو سال خبث میں پہلے چلے  
 جائیں گے اور انبیاء اپنی دنیاوی عیاشیوں کے عوض پانچ سو سال کا طویل عرصہ انتظار میں گذاریں گے۔

اور پھر دولت و دنیا کو بے حقیقت چیز ثابت کرنے کیلئے فرمادیا کہ الدنیا جیفۃ و طالبھا کلاب کہ سرمایہ ایک مردار کی مثال رکھتا ہے اور اس کے طلب کرنے والے کتے ہیں۔ یعنی جطر جردا کے طالب کتے ہوتے ہیں اسبطرح سرمایہ کی مردار کے خواہشمند بھی کتوں کے سے اخلاق رکھتے ہیں۔

یہ اسلام جس نے ہر انسانی ہستی کو سرمایہ داری کی بدترین لعنت سے دو کیا اور جس نے انسانی آبرو کو اس بدترین دغ کی تلویٹ سے باز رکھا کیونکہ یہی وہ چیز ہے جس کا غور حق و صداقت کے راستے سے باز رکھتا ہے اور اسی کا نشہ دعوئے فرعونیت کا موجب ہوتا ہے۔

تخلیق کے وقت سے موجودہ دور تک ہمیں بلکہ قیامت تک انسانی طبائع فقط مختلف ہیں جرائم میں تفاوت { اور انکی دبدی کا معیار بھی اسی قدر اختلاف سے ہے شریعت مطہرہ نے ہر جرم کی سنگینی کے نقطہ نظر سے اسکی سزا مقرر کی ہے اور ہر جرم کی تنقیہ کرنے کے بعد اپنا حکم مرتب فرمایا ہم نے اپنے مندرجہ بالا بیان میں چند بڑے جرموں کے انداد کو قدرے تفصیل سے لکھا ہے اور باقی جرائم کی تفصیل انیس کی امید کہ حق و صداقت کے طلبکار اور حفاظت و معارف کے شیدائی ہمارے اس بیان کو مشعل راہ بنائیں گے اور دین و دنیا کی ہر ہودی اسی کے ذریعہ طلب کر نیگے۔  
واللہ اعلم بالصواب

کشف التلبیس حصہ اول و حصہ سوم مولفہ سید ولایت حسین شاہ صاحب دیوری، یہ کتاب شمس الاسلام کے ساتھ طبع ہو چکی ہے اس کی چند کاپیاں زائد طبع کرائی گئی ہیں شائقین جلدی طلب کریں۔ شیعہ کار سالہ "نور ایمان" کئی دفعہ طبع ہو چکا ہے اس کتاب کے ذریعے شیعوں کے "نور ایمان" یا فاسیت کفر کی حقیقت واضح کی گئی ہے ان کے اعتراضات کے جوابات نہایت مناسبت و شائستگی سے دئے گئے ہیں قیمت ۵

سودائے میسر { مولفہ حاجی حکیم ڈاکٹر محمد علی صاحب، اس رسالہ میں طبی دلائل اور مرزا صاحب کی تحریرات سے ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا غلام احمد فادیانی نہ بنی تھے نہ مسیح نہ مجدد تھے اور تہی ولی بلکہ مرض مایو لیا کے مریض تھے۔ ان کے کل اہامات اور دعاوی محض مرض مایو لیا کے باعث تھے۔ یہ رسالہ اب دوبارہ مع اضافہ کے طبع ہوا ہے جس میں فاضل مولف نے میسر ایوں کی بعض تحریروں کا دندان شکن جواب دیا ہے قیمت ۵

میلے کاچھ نیچر جریدہ شمس الاسلام بھیرہ (پنجاب)

# ذوالفقار

(از رخسان زادہ غلام احمد خان صاحب بخش)

اے بسا غرقِ تحیر ہوں میں اے ذوالفقار  
تا بہ شرق و غرب از ضربِ تو عالم بیقرار  
رافضہ گویند انزال تو از چرخِ بریں  
جبرئیل آوردہ از درگاہ رب العالمین  
سج رہا تا قوس ہے عظمت کا تیری ہر طرف  
دوش پر رکھے ہوئے ہے تجھ کو سلطانِ نجف  
ہاں فرشتے نیز او کے قول پر گاتے ہوئے  
لافتی الاعلیٰ کا گانا بھی لاتے ہوئے  
ایک یکدم شاخِ نخل بگیا یا للعجب  
عالمِ علوی سے سفلی بن گیا یا للعجب  
غیاث اللغات <sup>۱</sup> ذوالفقار حقیقتش ایک شمشیر عاص بن مہنبہ بود کہ روز بد رکشتہ شدہ بحضرت رسول اللہ <sup>۲</sup>  
وازیغیر مبر تھے علی۔

تخت اللغات <sup>۳</sup> ذوالفقار بفتح فاشمشیر عاص بن مہنبہ بود کہ روز بد رکشتہ شدہ و ان شمشیر بحضرت رسول صلعم  
منتقل شد و ازاں حضرت حبیبی مرقی۔

ایضا کریم اللغات۔ وغیرہ اسی طرح سے مختلف کتابوں میں مرقوم ہے جن کا مفہوم یہ ہے کہ جنگِ بدر کی لڑائی میں  
مشرکین مکہ میں سے عاص نامِ مشرک قتل ہوا اسکی یہ تلوار مالِ غنیمت میں رسول خدا ﷺ علیہ وسلم کو ملی اور آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو بخش دی (ذوالفقار کی وجہ تسمیہ) مکہ یا نواحِ مکہ مخطیہ کی ستری  
نے جو غالباً مشرک تھا اس تلوار کی پشت پر { <sup>نمونہ ذوالفقار</sup> } بطور یاش مندرجہ صدر آری یا سواں نمونہ  
پر بنا چکا تھا اور اس تلوار نے اس کا نام دے دیا اور رکھا تھا جس سے اس کا نام زبانِ عربی ذوالفقار پڑ گیا۔ اسکی لمبائی زیادہ  
سے زیادہ تین سو تین فٹ کے قریب تھی۔ لیکن رفتہ رفتہ پیروانِ طریقِ ضلالت نے اس کو ملی تلوار کو کیا سے کیا بنایا اور توجہ  
سے منہا چاہئے۔۔۔۔۔

کافی کتاب الحجۃ <sup>۴</sup> عن ابی الحسن الرضا قال ذوالفقار سبب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلمہ ہبط بہ جبرائیل من السماء و كانت حلیۃ من فضہ و هو عندی شیئہ امام رضا فرماتے ہیں۔ کہ  
ذوالفقار کو جبرئیل نے آسمان سے اتارا تھا اور اس کی نیام پر چاندی بھی لگی ہوئی تھی۔ اور وہ اب بھی ہمارے پاس ہے۔ ناظرین  
اس امر کو ذہن نشین رکھتے ہوئے کہ ایسی بے مثل نورانی اور آسمانی تلوار کو جو آسمان سے جبرئیل نے حکمِ خدا بطور تحفہ اتاری  
تھی۔ سنگدل شیعوں نے اس کو آسمانِ عزت سے گر کر فخرِ ندات میں گر آیا۔ مقامِ علین سے کھینچ کر اسفل السافلین کو پہنچایا  
ملاحظہ ہوجیات القلوب جلد دوم <sup>۵</sup> چون شمشیر امیر المؤمنین از بسیاری محاربت گشت حضرت جبرئیل علیہ السلام کی از دست نما

گرفت و حرکت داد و انفقار شد) پس بال حضرت داد و بہر کہ میزد اور ابد و ہم میگرد یعنی جنگ احدین جناب حیدر کی تلوار لڑتے لڑتے ٹوٹ گئی تو آپ نے رخت خرمائی ایک سوکھی ہٹنی کو اٹھا کر حرکت دیدی تو وہ ذوالفقار بن گئی جسکو مارنے وہ دو ٹکڑے ہو جاتا۔

دوستو، رافضیہ کی خیال آفرینیاں ملاحظہ فرمائیں کہ یا تو ذوالفقار کا نزول احوال آسمان سے تھیا۔ یا یکدم خرمائی کی ہٹنی سے اس کی ذات پات کو ملایا (ذوالفقار کی شان اور اسکی بہادری) حیات القلوب جلد دوم ص ۱۴۰۔ پس امیر المومنین رسید ذوالفقار و در شمش بود و خون ازاں سے چلیکد پس شمشیر را بقا طمہ داد و گفت بگیر اس شمشیر را کہ اس شمشیر با من دروغ گفت و امر و رنج و دیاب مردانگی مانے خود ادا فرمود (ترجمہ) پس حضرت علی پہنچے اور ذوالفقار آپ کے ہاتھ میں تھی اور خون اس سے ٹپکتا رہا پھر اس شمشیر کو سیدہ فاطمہ کے حوالہ کر کے فرمایا کہ اس شمشیر نے مجھے جھوٹ نہیں بولا آج اس نے اپنی تعریف میں جو گیت گایا ہے اسکو پورا کر کے دکھایا لیکن ذوالفقار کی اس قصیدہ خوانی پر کیا تعجب جبکہ ملائکوں کی فوج و رفوج نے ان کی اور ان کی شمشیر کی تعریفوں سے زمین آسمان کو ایک کر دیا تھا سنئے:-

حیات القلوب جلد دوم ص ۱۴۰ حضرت در اثناء دعا و تضرع بود کہ ناگاہ صدائے بسیار از میان ہوا شنید و چون بلند کرد جبرئیل را دید کہ بر کرسی از طلائعہ و چارہزار ملک با او ہمراہ اندر سے گویند کہ فتنی الا علی لا سیف الا ذوالفقار پس جبرئیل نازل شدہ متاعش جانفشانی علی نمود پس امیر المومنین با جبرئیل و ملائکہ مقربین حملہ آورند و بر سر کین و اشیاء مہدم گردیدند ترجمہ حضرت رسول خدا دعا اور زاری میں مشغول تھے کہ دفعتاً او پر ہوا میں شور اور غوغا کی آواز سنی۔ جب سر اٹھایا تو دیکھا کہ جبرئیل سونے کی کرسی پر بیٹھا ہے اور چارہزار فرشتے ان کے ہمراہ ہیں۔ جو او پر لکھا ہوا گیت گاہے ہیں جس کا معنی یہ ہے کہ دنیا میں علی جیسا کوئی جوان نہیں اور ذوالفقار جیسی تلوار اس کے بعد جبرئیل نے رسول خدا کے پاس ان کے علی صاحب کی تعریف کی پھر امیر المومنین جبرئیل اور مقرب فرشتوں کے ساتھ ملکہ یکبارگی سب کے سب نے کفار مکہ پر جو احد میں واسطے لڑائی کے جمع ہوئے تھے (تسکلی تعداد بقول حیات القلوب مذکور ص ۱۴۰) پانچزار کے قریب تھے احمد ذکر کے ان کو بھگایا۔

ما ظنن کر ام سچ سچ ہے اور جھوٹ جھوٹ اسی تو تو کہتے ہیں رسیاں نے پزند و مریداں ہے پرانند آپ نے دیکھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا و زاری کے اثر سے جبرئیل سمجہ دیگر چارہزار مقرب یعنی بڑے بڑے فرشتوں کے نازل ہو کر مولا علی کے ساتھ ملکہ یکبارگی دشمنوں پر ٹوٹ پڑے اور ان کو شکست دی۔ اسیں ..... (رافضی الا علی لا سیف الا ذوالفقار) کے تعریفی گیت کا کیا تعلق۔ اگر جبرئیل اس قدر بھاری فوج فرشتوں کی لیکر کسی دوسرے کا بھی ساتھ دے تو وہ بھی دیگر ان ہم بکنند آنچہ میجا میگرد) مگر میرا تو یہ دعوے ہے کہ فقط جبرئیل تنہا بھی میرے ساتھ شامل ہو کر لگ میری مدد پر کمر بستہ ہو جائے۔ تو میں بھی دنیا سے رافضیہ کو مقابلہ کا چیلنج دے سکتا ہوں۔ ذوالفقار



بھی تو دلدل کی طرح ایک جویہ روز گئے (شہر) تحصیل منگو کے ایک شیعہ کا بیان) ذوالفقار کے متعلق جبریل نے نازل ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ ذوالفقار کا بطور عطیہ خدا کی طرف سے علی کو دینے کا حکم ہوا ہے تو رسول خدا نے فرمایا کہ پھر لایا بیوں نہیں عرض کیا کہ اس کا اٹھانا میری طاقت سے باہر ہے تو حضرت نے فرمایا کہ اسرافیل کو کہہ دو کہ آئے کیونکہ اس کی تو صرف آواز سے ہی دنیا و مافیہا زیر و بر ہوگی۔ جبریل نے مکہ عرض کیا کہ حضور وہ تو اس کو بلا بھی نہیں سکتا۔ علی کو کہہ دو کہ وہ خود اٹھا لائے۔ اس پر وہ اعلیٰ اپنے ہاتھ اٹھا کر لے آیا۔

ٹل تحصیل منگو کے ایک سنی ملا کا بیان کہ شیر خوار علی مرتضیٰ کا ذوالفقار شتر قلاچ کا تھا، قلاچ دوڑ کا تھا ہے تو اس حساب سے ایک تنوچا بیس گز کا ہوا۔ لیکن واعظ مدح خوان عقل و درایت سے محروم نادان کو اتنی بھی تمیز نہ تھی کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قد دو گز یا چھ فٹ سے زائد نہ تھا۔ تو ایسی حالت میں، اگر کسی تلوار میں لگا کر کیا ایک بے ڈھنگی کا مظاہرہ نہ ہوتا ہوگا۔ ایک دوسرے خان صاحب کی زبانی کہ ذوالفقار سلطان روم کے خزانہ میں محفوظ پڑا ہے جب وقت کفار کا غلبہ ہوگا۔ اس کو کئی پہلو انوں کے ذریعہ نیام سنے کا لکیر یا کچھ حصہ کا لکڑی کی تیز رھار کو کفار کے لشکروں کی طرف پھیر دی جائے جتنے فاصلہ پر وہ فرج ہوگی ایک میل یا پانچ یا دس میل وہ کبے ب فوراً قتل ہونگے جب میں نے اس کو کہا کہ آج تک کسی سلطان نے بھی اس کو نہیں لگا لالا لکڑی یا نیا رومانیہ بلخاریہ کریمیا طرابلس قرس وغیرہ سینکڑوں علاقے ان کے ہاتھوں سے ٹکڑے کفار ان پر قابض ہو گئے تو پھر جس ازل میں ان کو کچھ کار خواہی آمد اس کے نظار کا موقع آئیگا۔ تو کہنے لگا ابھی حکم خدا انہیں ہوا الغرض رافضہ کی پھیلائی ہوئی سینکڑوں باتیں ہیں کہ جو سب کی سب سرتاپا جھوٹ اور بے بنیاد ہیں ورنہ

باز ذوالفقار دلدل و بالطش حیدری یا آسفا بجگ صفینش جو سب م

**مناظرہ کلیال** { مورخہ آٹھ اپریل ۱۹۳۱ء کو موضع کلیال علاقہ گھیب ضلع ایک میں مابین اہلسنت و الجماعت اور روافض کے ایک مناظرہ ہوا اہلسنت و الجماعت کی طرف سے مولوی اللہ یار صاحب میانوالی اور روافض کی طرف سے اکبر شاہ سنگھ وی مناظرہ تھے پہلے تو تقریباً چوبیس گھنٹے روافض نے لپٹ و لعل میں گزار دیے کبھی کہنے لگے کہ فساد ہو جاوے گا۔ کبھی پولیس کی پناہ لینے کی کوشش کی کہ ہم پٹنڈی بھیک سے ایک ہینڈ کنسٹیبل اور تین چار سپاہی باوردی مسلح منگا کر خدا خدا کر کے اکبر شاہ مبع اپنے چند روافض کے میدان مناظرہ میں حاضر ہوئے دوسری جانب سے اہلسنت و الجماعت بھی میدان مناظرہ میں جا کر مقیم ہوئے اکبر شاہ نے میدان مناظرہ میں بھی اشتعال دینے اور بھڑکانے اور ٹانے کی بت کوشش کی۔ مگر اہلسنت و الجماعت نے جو سینکڑوں کی تعداد میں وہاں موجود تھے بڑے تحمل اور اطمینان سے کام لیا مناظرہ میں اکبر شاہ نے یہ بتلانے کے لئے

اور محمد بھی شیعہ تھا بلکہ کچھ جس پر انبیاء علیہ السلام شیعہ تھے۔

کہ مذہب شیعہ قرآن کریم سے ثابت ہے دو آیتیں پڑھیں ایک **وَإِنْ مِنْ شَيْعَةٍ إِبْرَاهِيمَ** اور دوسری **فَجَعَلْنَا رِجْلَ الْبَلَدِ لَيْتُمْ لَكُنْ مِنْ شَيْعَةٍ** و ہذا من عدو لا اور بتلایا کہ ابراہیم شیعہ تھے۔ اذہر سے بولوی  
اشد یار خان صاحب نے متعدد آیات پیش کیں **رَأَى الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ**  
فی شیی (۲) **وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي شَيْعِ الْأَوَّلِينَ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ**  
**يَسْتَكْفِرُونَ** (۳) **وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا** (۴) **أُولَئِكَ سَبَّحُ**  
**شَيْعًا** وینا دینی بعضہم باس بعضی (۵) **ثُمَّ لَمَّا زَعَمْتُمْ كَلَّ شَيْعَةُ آلِهِمْ** اشد علی الرحمن عتیار (۶) **إِنْ**  
**فَرَعُونَ عَلَى فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا هَاهُنَا شِيَعًا** (۷) **وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا شِيَعًا** عکم فضل من مدگم (۸)  
کما فعل با شیعہ ہم من قبل پڑھیں اور اس قدر پر زور تقریر کی کہ اگر شاہ کے حواس باختہ ہو گئے۔ اور لگا  
آئیں بائیں شائیں کرنے اور پانی مانگنے اور کبھی کبھی دیکر وقت مالتا۔ اور کبھی لوگوں کو صلواتیں پڑھواتا۔ اور چونکہ سامان  
نہ تھا اس لئے اپنا وقت پورا کرنے سے پہلے بیٹھ جاتا اور کہتا کہ میں نے اپنا وقت سنیوں کو دیدیا ہے جب آخر مناظرہ  
تک اگر شاہ کوئی باقاعدہ چیز بطور استدلال پیش نہ کر سکا تو قاضی عبد المجید صاحب نصف نے صاف فیصلہ سنا دیا۔ کہ  
اہل رد افض کی طرف سے اگر شاہ مذہب شیعہ قرآن پاک سے ثابت نہیں کر سکا۔ اور جو آیات بطور استدلال کے پیش کیں۔  
ان سے ثابت نہ ہو سکا اس لئے حق اہل سنت و الجماعت کی طرف ہے۔ اہل سنت و الجماعت اللہ اکبر کے نعرے بلند کرتے ہوئے  
اور اپنی فتح اور نصرت کی مبارک لیتے ہوئے واپس ہوئے اور رد افض بھی اپنا سامانہ لیکر گھروں میں آ گئے۔  
واضح رہے کہ اس کار خیر میں میاں محمد احسن صاحب اور ملک عبد اللہ خان صاحب ملازم سردار صاحب کوٹ فتح خان  
اور محمد صادق اور محمد حسین اور راجہ شیر خان اور صوبیدار محمد خان اور مولوی محمد خان کی مساعی جمیلہ قابل تحسین ہیں۔  
از طرف اہل سنت و الجماعت ساکنان کمال تحصیل پنڈی گھیب ضلع ملتان۔

### پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی

جریدہ شمس السلام کو جو صاحب زندہ دیکھنا چاہتے ہیں بہت جلد نئے خسریدار پیدا کر کے ان کے  
چندہ کی رقم بذریعہ منی آرڈر بھجوادیں خبریہ کی موجودہ مالی حالت ایسی نازک صورت اختیار کر چکی ہے  
کہ اس کے بقا کے لئے موثر جدوجہد درکار ہے۔ ایک ماہ کے اندر کم از کم دو سو جدید خریداروں کا فراہم  
ہونا ضروری ہے جو جلد ہمدردان ملت کی خدمت میں التماس ہے کہ تساہل سے کام نہ لیں اور فوری اعانت سے  
کام لیکر شمس السلام کو زندہ رکھنے کی جدوجہد میں حصہ لیں جن احباب کے فہرستہ چندہ کی رقم واجب الادا ہوں۔  
یا جن کی میعاد خریداری ختم ہو چکی ہو۔ وہ بہت جلد چندہ کی رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ (منہجہ)

# دَلّٰل

## ایک شیعہ کے سوال کا جواب (از خان زادہ غلام احمد خان ننگش)

ریاست جموں کے کسی گاؤں سے ایک جواب طلب چٹھی چند دنوں سے موصول ہوئی ہے جس کا جواب رسالہ شمس الاسلام کے ذریعہ عرض کرنا مناسب سمجھا تاکہ قارئین شمس الاسلام بھی اس سے کچھ فائدہ اٹھا سکیں چٹھی کے لکھنے والے کوئی شاہ صاحب ہیں جو غالباً آل ابوطالب سے تعلق رکھتے ہیں کیونکہ شاہ کا طرہ امتیاز حضرت ابوطالب کے شعلہ ذریعہ سے جزو لاینفک ہے۔ نام شاہ صاحب کا میں تردید سے شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ اپنے شیعہ ماموں اور دیگر محتبین غلاموں کی طرح بزبانی سے کام نہیں لیا بہر حال اس چٹھی کو جن الفاظ میں لکھا گیا ہے۔ بحسنہ درج ذیل کیا جاتا ہے .... وہو هذا

بخدمت جناب خان زادہ غلام احمد خان صاحب جی السلام علیکم  
جناب نے جو مضمون رسالہ شمس الاسلام بھروسہ میں متعلق دلدل کتاب حیات القلوب غیاث اللغات کا شائع کیا ہے کہ ان کتاب مذکورہ جو مذہب شیعہ کی ہیں اور ان میں دلدل خیر ہے اور مذہب شیعہ اس طرح گویا گناہ کرتے ہیں۔ ان کی کتابوں کا ذکر ہے۔ جواب جناب ذرا غور کر کے دیکھیں کہ ہماری کتابوں میں جو مضمون مذکور ہے اس میں حکم مخالفت تو نہیں آپ کی قلم سے بھی ثابت ہے کہ دلدل خیر کا نام ہے اگر ہماری کتاب میں بھی خیر ذکر۔ تو دیکھئے سواری رسول کے لئے توفیق۔ اور سواری محمد علیہ السلام نے کی۔ دیکھئے سے ثابت ہوگا کہ نبی علیہ السلام نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو غایت دلدل کیا سواری کے لئے اور سوار ضرور ہوئے۔ حضرت علی ہی سوار ہوئے دلدل پر اور نبی علیہ السلام ہی دلدل پر سوار ہوئے یہ ثبوت تو روضۃ الصفات جو آپ کی مذہب کی ہے اس میں ثابت ہوگا کہ دلدل کو خیر ہو یا گھوڑا سوار تو ہوتے رہے قرآن ہاتھ میں لیکر غور سے ملاحظہ کریں کہ جو چیز نبی علیہ السلام برستے ہیں آپ کی ہو۔ وہ شعار اللہ ہو کر کرتی ہے..... حضرت اسماعیل حضرت ابراہیم یا حضرت یوسف علیہ السلام ان کی جو چیزیں ہیں یہ ہمارے اور شعار اللہ ہیں (جس قرآن ہدایت کرے) اور نبی و دو جان نصیب کرے) وہ شعار اللہ نہ ہوں افسوس آپ کے یقین پر نہ خدا کے ہے نہ رسول کے رہے اگر وہ دلدل خیر تھی تو حضور کے سواری کیلئے تھی تو وہ بھی حکم خدا شعار اللہ میں شامل ہے۔ اور وہی دلدل حسین کے پاس ہو تو وہ شعار اللہ میں شامل ہے۔ جواب کے بڑے بڑے عالم گدے ہیں۔ انہوں نے اپنی کتابوں میں خیر کے متعلق کیا لکھا ہے آپ کو

اچھی طرح آپ کی مذہبی کتابوں میں سے ثبوت مل جائیگا۔۔۔۔۔ کیا خیاب کو حسین علیہ السلام یا محمد علیہ السلام  
علی کرم اللہ وجہہ سے کوئی عناد نہیں۔ جواب دیوین حسین پر سوال کرنا تو نبی پر سوال کرنا ایک برابر ہے۔۔۔۔۔

خیاب من شاہ صاحب کوئی چیز کسی نبی یا امام کے ساتھ منسوب ہو جانے سے وہ چیز شکار اللہ نہیں ہو سکتی شعائر  
شیعہ کا جمع ہے جس کا معنی عبادت ہے و نشانی ہائے خدا اہل آپ دو الفقار کو بھی شعائر اللہ میں شامل کرینگے  
و حقیقت جو چیز خدا کی طرف منسوب ہو اور اس کے متعلق خدا و رسول کا حکم ہوا ہو۔ البتہ وہ شعائر اللہ میں شمار کیا جاتا ہے  
نہ کہ اپنے اماموں کے ہر ایک فعل کو فطر محبت سے متانہ جوگی بنگران کو شعائر اللہ قرار دیں اور وہ رکن فیکون کی طرح  
بن جاتا ہے میں تھوڑے تھوڑے مختصر جملوں میں آپ کو ہر پہلو سے سمجھانے کی کوشش کروں گا۔ گو ذہن نشین کرنا خدا  
کا کام ہے۔۔۔۔۔

**سب سے اول** آپ نے روضۃ الصفا، کتاب کے متعلق لکھا ہے کہ تہناری مذہبی کتاب ہے۔ سو اس کے امام  
پرین لعنت اور تبرا بھیجتا ہوں۔ آپ بھی واسطے ثواب کے کہیں آمین۔ اس مناق نے خلافت ابو بکر صدیق کے احوال میں جو  
ہرزہ سرائی کی ہے وہی اس کے طوق لعنت کے لئے کافی ہے اس مناق نے کتنے بے خبر مسلمانوں کو اپنے شیطانی  
جال میں پھنسا کر غرق ضلالت کیا ہو گا۔ خدا تعالیٰ سفر آخرت میں اس کو باقر مجلسی کا فقیہ طریقی بنائے وہ صلی لقبہ باز راضی  
گذاڑے۔

**دوم** بقول تہنارے جو چیز نبی علیہ السلام کے برتنے میں آپ کی ہودہ شعائر اللہ ہوا کرتی ہے پائے شاہ صاحب آپ  
نہو کریں کہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ نبی کریم کی سب سے پیاری بی بی ہے جسکی صداقت و طہارت پورے آئمہ مقدس میں کسی  
آئینہ نازل فرما کر خود خدائے عالم الغیب نے اس کی عزت افزائی فرمائی ہے کافی کلینی اور حیات القلوب میں خود آپ کے  
اماموں کی تصدیق سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری دم تک روجہ صدیقہ مطہرہ ہی ہے۔ پھر اس کی نسبت تہنارے  
گروہ میں سے اگر کوئی معاذ اللہ (ڈاڑھ) کا مکروہ لفظ استعمال کرے تو وہ آپ کے نزدیک شعائر اللہ کی عینک لگا کر س رنگ  
میں دکھائی دیگا۔ خبر دار لعنت کا لفظ استعمال نہ کرنا۔ کہیں وہ امام علی نقی کے فرزند جعفر کذاب کے سلسلہ سے وابستہ نہ ہوں  
اپنے پڑوس میں سیالکوٹ تشریف لے جا کر آپ کو ورجعت کے گذشتہ قانون میں مل ہی جائے گا۔

**سوم** رسول علیہ السلام کے برتنے میں تو بیغور نام گدھا بھی تھا کیا کبھی اس کا جلوس بھی آپ حضرت نے نکالا ہے  
ہرگز نہیں اس لئے کہ وہ مولا علی کے استعمال میں کبھی آیا نہیں۔ اصل میں (لا مقصود الا علی) ہے خواہ خواہ نبی کریم کی  
آئیں محمد علی کہتے ہوئے خلق خدا کو دھوکا دے رہے ہو۔ آپ کے یہاں رسول کریم کا مرتبہ ملاحظہ ہو۔

فضائل مرتضوی ص رسول خدا بی فاطمہ کے گھر تشریف لا کر اشاروں سے دریافت فرماتے رہے کہ علی کہاں ہر  
اس پر حضرت فاطمہ عرض کرتی تھیں

زہراؑ نے کہا آج اشاروں کا سبب کیا  
بولے کہ اسے حق نے دیا رتبہ اعلیٰ  
واجب ادب مرشد جبریل امیں ہے  
لیتے نہیں کیوں نام علیؑ اسے شہرہ والا  
امام اس کا کبھی غیر وضو میں نہیں لیتا  
اسے فاطمہ اسوقت وضو سمجھ کو نہیں ہے

سرور دو جہاں خالق زمین آسمان کا نام تو بے وضو لے سکتا ہوا و نیز آنحضرتؐ کی انت ہی بعد ازاں بلا درینغ  
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اُٹھتے ہیں لیکن کیا مجال کہ خود ذات مقدس رسول علیؑ کا نام بے وضو لے  
سکیں۔ بولو جس نے خیر البشر امام الانبیاءؑ کی یہ توہین کی ہو اس پر خدا کی پٹھکار،

چہارم عینی روح اللہ کا آسمان پر چڑھنا مسلمہ فریقین ہے آپؐ کا گدھا بھی جو بغرض سواری استعمال فرماتے تھے  
ایک تسلیم شدہ مرکب ہے جو ایک انوال الغرم پیغمبر کے برتنے میں آچکا ہے اس کے متعلق آپؐ کا شاعر اللہ کی تعظیم والا  
جذبہ حرکت میں نہیں آتا۔ یا آپؐ کا عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہیں۔ میری رائے میں اگر آپؐ صاحبان عیسائی یادیوں  
کے ساتھ سلسلہ جذباتی کر کے دلدل کی طرح ان کے ساتھ مل کر زہر عینی کا ایک مشترکہ جلوس نکال کریں۔ تو ضرور سیاسی  
محاطہ سے سرزمین ہند میں آپؐ کے شیعوں کو وہ کو تقویت کا موجب ہوگا۔ جیسا کہ آریہ سیاسی اہمیت کے لحاظ سے آج کل  
چوٹروں چاروں، موچوں وغیرہ بالمیکوں کو اپنے میں ملانے کی سرٹوڑ کو ششیں کر رہے ہیں کیا دلدل اور تفریق نابوت  
دیگر دکھائے ہیں بھی آپؐ کی سیاسی اغراض ہی نہیں ہوتی ہیں۔ ورنہ کیا کسی امام کا کوئی ایسا عمل یا فعل دکھا سکتے ہو شاہ  
صاحب کا دلدل کی حمایت میں آپؐ سے بارہوڑ مجھ سے یہ سوال کرنا کیا خباب کو حسین علیہ السلام یا محمد علیہ السلام  
و علی کرم اللہ وجہہ سے کوئی عفا تو نہیں) سوا اسکے جواب کے لئے میرا گذشتہ مضمون مندرجہ شمس الاسلام ماہ اپریل ۱۳۷۷  
کافی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں اور نوٹ کریں کہ میں شیعوں کے مروجہ شیواؤں سے بیزاروں کوئی صاحب عقل انسان شیعوں کی  
بیان کردہ صفات والے اماموں اور رسولوں کا متفق نہیں ہو سکتا۔ باقی رہے ہم اہل سنت کے آقا سیدنا محمد صلی اللہ علیہ  
وسلم اور خلیفہ چہارم سیدنا علی کرم اللہ وجہہ اور جو ان جنت کے سردار حضرت جعفرین رضی اللہ عنہ یہ مقدس ہستیاں ان  
اقتراؤں سے بری ہیں اور شیعوں سے بیزار ہیں۔

الغرض مجھے آپؐ کے مروجہ حسین اور علی و رسول سے کوئی سروکار نہیں اور نہ یہ ہمارے کسی کام کے ہیں کیونکہ آپؐ کے  
اماموں کا قرآن بھی قابل قبول نہیں اور نہ شاعر اللہ میں داخل ہے (تا بدیگہ اقوال و افعال الشان چہ رسد).....  
شاہ صاحب آپؐ نے ازراہ دل نوازی شیعہ سنی کے فساد و منافرت کا بھی کچھ ذکر فرمایا ہے سو اس بارے میں آپؐ  
تسلیم رکھیں وہ سنی اب دنیا میں نہیں رہے جو کوشید کہنے سے اسی قدر غصہ اور رنج ہو کر اٹھا۔ جیسا کسی مسلمان کو ہندو  
کہے جانے سے۔ اب تم اپنے اخبارات شیعہ سنیہ درخت دیر سر قرار اور رسالہ سبیل میں الواظط الحافظہ الاصلاح  
انوار القرآن۔ غدا الباری علی صحیح البخاری وغیرہ سینکڑوں میں روزانہ مہفتہ وار ماہوار سنی بزرگوں کو علانیہ گالیاں دیتے،

کسی میں یحس نہیں کہ شکوہ تک بھی کر سکے۔ بلکہ راخبا زرمندار کا بھی موجودہ رویہ ہی ہے کہ مدح صحابہ کا جھگڑا قابل انتقادات نہیں بلکہ یکم یا مہی کے پرچمیں کسی مصطفیٰ شاہ گیلانی کے قلم سے رقمطراز ہے کہ لکھنؤ میں شیعہ سنی کا جھگڑا احراروں نے اٹھایا ہے گویا مدح صحابہ پر مصر رہنا فضول اور صحابہ پر آزدانہ اور کھلے بندوں تبرک کرنا سنا کوئی قابل اعتراض یا قباحت کا کام نہیں خدا را فطر علی خان کو کوئی خدا کا بندہ میری یہ درد انگیز فریاد سنچائے کہ آپ احراروں پر چاہے سزاؤں الزام لگائیں ہیں کوئی خاص سزا نہیں نہ نگہبیں کوئی سزا ہی ہے نہ اتحادی لیکن سید مصطفیٰ گیلانی کا مذکورہ مضمون درج کرنا اور راخبا شیعہ لاہور کی بذریعہ اور دلازار روش پر آپ کی طرف سے سزا دے احتجاج کا بلندہ ہونا اور شیعوں کے مشرکانہ تنواروں کی کاروائیوں کو بڑے کروفر سے شائع کرنا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دال میں کچھ کالا کالا ہے بہر حال آپ سنیوں کی طرف سے مطمئن رہیں کوئی اندیشہ نہیں..... (آخرالاسر آپ کا خیبر کیمتعلق یہ لکھنا کہ آپ کے بڑے بڑے معتبر عالم گزرے ہیں ان سے ثبوت مل سکتا ہے) کیا آپ سے میں یہ امر دریافت کر سکتا ہوں کہ ان سے کیا ثبوت مل سکتا ہے ہاں ہے ملاحظہ ہو فضائل مرتضوی ص ۳۲

پونچیا یہ جبرائیل تب محکم کردگار  
کھینچی ہے میرے شیر نے مرثیہ دولفقہ  
دو ٹکڑے ہونے گا وزیں ضرب شیر سے  
شیر سب اپنے گا وزیں پر لگے سپر  
تھا نابزور رست ید اللہ نامور  
سہم پروں پہ ناد علی پڑھتے جاتے تھے  
رکھ کر سپر کو خود پہ جھٹکا وہ نابکار  
دو ٹکڑے ڈھال کر کے گئی سر میں ایک بار  
پونچیا کمر میں سینہ و گردن کو کاٹ کے  
تن سے نکل کے روح شقی کر گئی سفر  
ظالم فرس سے گرتے ہی پونچیا سوئے مقرر  
یا بوتراب کہ کے زمیں تھر تھرا گئی  
دو کر کے زیں کو خاک پہ آئی وہ سٹھلہ ور  
پونچیا زیں سے گا وزیں پر بکرو فر  
اٹھی تو کاٹتی ہوئی پر جبرائیل کے

کھینچا تھا تیغ کا کہ ہوا حشر آشکار  
جا تھا م لے تو گا وزیں کو لحد وقار  
عالم نہ گرد برد ہو قبر دلیر سے  
آئے یہ سن کے خاک پہ جبریل جلد تر  
میکال نے تب آ کے ہوا پر بہ کروفر  
چرل ڈر سے زیر زمیں تھر تھرتے تھے  
ناگہ چلی شریہ شمشیر آبدار  
سٹھٹھا تھا سب چمک کے گری برق دولفقہ  
پایا مزہ جو تیغ نے خون تن کا چاٹ کے  
وہاں سے بڑھتی تو کٹ گئی سناک کی کمر  
دو کر کے جسم زین پر پونچیا وہ سٹھلہ ور  
گریہ کی اس شقی کی فلک تک صدا گئی  
زیں کو جلا کے لشت فرس پر کیا گذر  
سیاہ کی طرح نہ کہیں دم لیا مگر  
بیٹھے تو پاس پیک خدا ئی جلیل کے

یعنی خیر کی لڑائی میں جب حیدرِ حرب کی لڑائی کے واسطے نکلا تو خدا کی طرف سے جبرئیل کو حکم ہوا کہ فوراً سچیل  
زمین کے پیل کو بچاؤ۔ اگر ذوالفقار کی مار سے وہ دو ٹکڑے ہوا تو تمام جہان درہم برہم ہو کر ویران ہو جائے گا۔ چنانچہ جبرئیل  
جب پہنچا تو حیدرِ کرار ذوالفقار کا لے ہوئے غضب اور غصہ سے تیرا تھا۔۔۔ جبرئیل نے فوراً اپنے پروں کو  
پیل کے اوپر بچھا دیا۔ باوجودیکہ میکائیل فرشتہ علی کے بازو کو تھامے ہوئے تھا پھر بھی جب علی نے ذوالفقار سے  
موجبِ بیوہی پر ایک ضرب لگائی تو فولادی خول مجہا کے سر کے دو ٹکڑے کر دیا۔ اور پھر گردن اور چھاتی کو چیرتا ہوا زمین اور  
گھوڑے کو بھی دو ٹکڑے کر دیا پھر اس سے گزر کر زمین کو بھی بچھا کر جبرئیل نے نورانی پروں کو بھی کاٹ دیا تب جا کے  
ذوالفقار رک گیا اور کائنات بیخ کن ہوئی۔

نوٹ زمین کی مٹیابی جو یقیناً ہزار امیل سے متجاوز ہے اور ذوالفقار کی لمبائی جو بالیقین تین فٹ سے زیادہ  
نہ تھی اس کی وہ ہیبت ناک طاقت جو زمین کے کاٹنے سے ظاہر ہوئی۔ الف لیلا۔ بوستان خیال۔ داستان امیر حمزہ  
زال اور سمیرغ کا قصہ وغیرہ سینکڑوں جھوٹے قصے تراشے گئے ہیں۔ مگر جہاں رافضہ۔ خدا کی قسم اس جہاں آسمان کی گد  
آپ کو عباس علمدار کی قسم کہ دلدل کے سچے اظہار پر جو ایک بار برداری کا جانور تھا۔ آپ اس قدر آپسے سے باہر ہوئے  
کہ ایک آنے کا بیغادہ نقصان کر کے در دلدل کا اظہار کیا تو کیا اس جھوٹے قصے پر ہی آپ کو بچانے فخر اور مبالغہات کے کوئی  
افسوس ہے جبرئیل بچا رہے اپنے بچاؤ کیلئے باوجود علی کا در بھی بڑھتا رہا پھر بھی ذوالفقار حیدری نے اس کو کاٹ ہی دیا شاید  
چرخہ کی سوئی اور مویر مشقی سے اس کو دوبارہ پوند کیا گیا ہو۔ لیکن جناب حضرت معاویہ امیر شام اور ان کے امراء لشکر  
ناد علی پڑھنا جائز نہ سمجھتے تھے۔ پھر بھی ان کا ایک بال بھی ذوالفقار اور اس کا شمشیر اور بکینہ نہ کرسکا۔

## ذوالفقار اور دلدل کے متعلق ہمارا عقیدہ

(از مدیر شمس السلام)

اشاعتِ نذر اور گزشتہ اشاعت میں خاندانہ غلام احمد خان صاحب نیکس کبیرت سے ذوالفقار اور دلدل کے متعلق جو  
تحقیقی مقالہ شائع ہوا ہے اسکے متعلق دنیا نے ولیم میں بیجان کا پیدا ہونا لازمی امر ہے لیکن اپنے عقیدے کے اظہار کیلئے  
اعلان کیا جاتا ہے کہ اہل سنت و الجماعت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی شجاعت و دلیری اور آپ کی صفتِ کراری کے  
قابل ہیں سارے نزدیک خیر کی فتح اور حرب و عشر کا قتل زور بازو سے حیدری سے ہوا۔ اور قوتِ حیدری کا مدعا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور تقویٰ پر تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی تائید اور دعا کا اثر ان کے شامل حال تھا  
مگر شیعوں کے منوعات اس بارہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو شجاع ثابت نہیں ہونے دیتے اگر شیعوں کی روایات درست  
تسلیم کر لی جائیں تو خیر کی فتح اور فقار کے قتل میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ذاتی دلیری اور شجاعت کا مدعا داخل نہ تھا۔



بلکہ تمام فوق العادت امور ذوالفقار اور دلدل کی برکت سے وقوع پذیر ہوئے۔ اس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی کوئی خصوصیت باقی نہیں رہتی۔ ایک چھوٹا سچے بھی پستول چلا کر ایک قوی دشمن کو ہلاک کر سکتا ہے۔ مگر پستول کے چلانے میں سچے کی قوت کا کوئی دخل نہیں ہوتا اسی طرح بقول روافض ستر گز بلکہ ناف زمین تک وار کرنے والے حیرت انگیز ہتھیار یعنی ذوالفقار کے میسر ہونے پر ہر شخص حیرت انگیز کمالات دکھلا سکتا ہے۔ نیز براق کی طرح چشم زدن میں کئی منزلیں طے کرنے والا جانور یعنی دلدل اگر کسی کو میسر ہو تو وہ بھی کئی منزلیں ایک ساعت میں طے کر سکتا ہے جب طرح موٹر کی تیز رفتاری کو ڈرائیور کی تیز رفتاری اور ممب کے گولہ سے پیدا شدہ بنا سچی کو ممب کے پھینکنے والے کی قوت بازو کا نتیجہ قرار نہیں دے سکتے۔ اسی طرح ذوالفقار جیسے حیرت انگیز آلہ ہلاکت اور دلدل جیسے خوفناک جانور کی اعانت سے جو بھی امور سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے سرزد ہوئے ہوں ان کو ذاتی شجاعت اور بدنی قوت کی دلیل قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اس لئے ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ بیانگ دِل اعلان کر دیں کہ روافض کی تمام روایات اس بارہ میں غلط اور موضوع ہیں۔ ذوالفقار ایک معمولی تلوار تھی۔ دلدل ایک معمولی خچہ تھا۔ ان میں کوئی خصوصیت موجود نہ تھی۔ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے معمولی خچہ پر سوار ہو کر اور معمولی تلوار ہاتھ میں لے کر اسلام کی نصرت و اعانت کے لئے حیرت انگیز شجاعت کا رنانا دکھلائے جو ایسے کارناموں کو ذوالفقار اور دلدل کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ وہ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر یعنی علی کرم اللہ وجہہ کے شجاعت معرکوں کو ایک افسانہ یا طلسم ہو شر یا کا درجہ دے کر مثبت کے پردہ میں عداوت کا مظاہرہ کر رہے ہیں ہم یہ بھی ظاہر کر دینا چاہتے ہیں کہ اصلی ذوالفقار اگر دنیا میں کسی جگہ موجود ہو تو اس کی زیارت ہمارے لئے باعث برکت ہوگی۔ مگر پچھنے اور خیرے سے مانگ کر یوم عاشورہ کو جن تلواروں کی نمائش کی جاتی ہے انہیں ذوالفقار قرار دینا کسی طرح جائز نہیں۔ نیز عاشورہ کے دن جو گھوڑا نکالا جاتا ہے۔ اسے دلدل یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا خچہ قرار دینا شرمناک استہزاء کے مترادف ہے۔

## اطلاع

جو صاحب کتابت کا کام کرنا چاہیں وہ ہمارے ذریعہ رعائتی نرخ پر عمدہ کام کر سکتے ہیں بذریعہ خط و کتابت حبلہ امور کا فیصلہ ہو سکتا ہے، نمونہ کیلئے شمس الاسلام کی لکھائی ملاحظہ کریں۔

منیجر جریدہ شمس الاسلام بھیرہ

# فہرست داخل مجلس مرکزیہ حزب الانصار بھیرہ

از ۲۹ دسمبر ۱۹۳۷ء تا مارچ ۱۹۳۸ء

۲۹ دسمبر ۱۹۳۷ء تک کے داخل کی تفصیل ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۸ء کے جریہ میں شائع ہو چکی ہے اس کے بعد کے داخل کی فہرست درج ذیل ہے جامعہ عاونین کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اللہ کریم سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

| تاریخ    | نام                             | رقم | تاریخ   | نام                               | رقم | تاریخ   | نام                              | رقم |
|----------|---------------------------------|-----|---------|-----------------------------------|-----|---------|----------------------------------|-----|
| ۲۹/۱۲/۳۷ | خواجہ منظور صاحب بھیرہ          | ۱۹  | ۱۲/۱/۳۸ | مستری فضل الرحمن جٹا              | ۲   | ۱۲/۱/۳۸ | صاحبزادہ محمد عارف جٹا           | ۱۲  |
| ۳۰/۱۲/۳۷ | قیمت کھال                       | ۱۹  | ۱۲/۱/۳۸ | فضل کریم صاحب                     | ۱۲  | ۱۲/۱/۳۸ | فولہ کورٹ                        | ۱۲  |
| ۳۱/۱۲/۳۷ | ذریعہ حاجی محمد سعید صاحب بھیرہ | ۲۶  | ۱۲/۱/۳۸ | ذریعہ حضرت مولانا منظور احمد      | ۱۲  | ۱۲/۱/۳۸ | مہر اللہ دیکھتا مہمانی خود       | ۱۲  |
| ۱/۱/۳۸   | ذریعہ ماول بخش صاحب چڑائی       | ۲۶  | ۱۲/۱/۳۸ | صاحب بگوی بھیرہ                   | ۱۲  | ۱۲/۱/۳۸ | مستری علی محمد صاحب اوریاں       | ۱۲  |
| ۲/۱/۳۸   | تحقیق بھیرہ                     | ۲۶  | ۱۲/۱/۳۸ | خاتون فضل الہی صاحبہ بھیرہ        | ۱۲  | ۱۲/۱/۳۸ | حکیم فیروز الدین صاحب چاندنی شاہ | ۱۲  |
| ۳/۱/۳۸   | نامعلوم الاسم                   | ۲۶  | ۱۲/۱/۳۸ | غلام علی صاحبہ قیمت کھال          | ۱۲  | ۱۲/۱/۳۸ | عطا محمد صاحب                    | ۱۲  |
| ۴/۱/۳۸   | غلام حسین عثمانی پوریت کھال     | ۳۱  | ۱۲/۱/۳۸ | حافظ محمد صدیق صاحب بھیرہ         | ۱۲  | ۱۲/۱/۳۸ | محمد قاسم صاحب چاک شمالی         | ۱۲  |
| ۵/۱/۳۸   | از عند ذوق پروردگار             | ۵   | ۱۲/۱/۳۸ | حافظ دوست محمد صاحب بھیرہ         | ۱۲  | ۱۲/۱/۳۸ | چوہدری صاحب صاحب                 | ۱۲  |
| ۶/۱/۳۸   | نعمت دین صاحب بھیرہ             | ۲۶  | ۱۲/۱/۳۸ | قیمت کھال بکرا                    | ۱۲  | ۱۲/۱/۳۸ | کریم بخش صاحب                    | ۱۲  |
| ۷/۱/۳۸   | فضل کریم صاحب                   | ۲۶  | ۱۲/۱/۳۸ | شمس الدین صاحب بھیرہ              | ۱۲  | ۱۲/۱/۳۸ | کریم الدین صاحب                  | ۱۲  |
| ۸/۱/۳۸   | محمد اعظم صاحب پراچہ            | ۲۶  | ۱۲/۱/۳۸ | غلام حسین صاحب                    | ۱۲  | ۱۲/۱/۳۸ | زمین بی بی صاحبہ                 | ۱۲  |
| ۹/۱/۳۸   | مولوی محمد الدین جٹا            | ۲۶  | ۱۲/۱/۳۸ | حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب بھیرہ | ۱۲  | ۱۲/۱/۳۸ | محمد حسین جٹا                    | ۱۲  |
| ۱۰/۱/۳۸  | ملک ناسا                        | ۲۶  | ۱۲/۱/۳۸ | مسلمانان دروازہ چک البھیرہ        | ۱۲  | ۱۲/۱/۳۸ | بھاک بھری صاحب                   | ۱۲  |
| ۱۱/۱/۳۸  | کریم الہی صاحب                  | ۲۶  | ۱۲/۱/۳۸ | خان عبد الغفور خان صاحب بھیرہ     | ۱۲  | ۱۲/۱/۳۸ | نیرنی بی بی صاحبہ                | ۱۲  |
| ۱۲/۱/۳۸  | حافظ غلام محمد صاحب             | ۲۶  | ۱۲/۱/۳۸ | قیمت کھال بکرا                    | ۱۲  | ۱۲/۱/۳۸ | محمد حیات صاحب                   | ۱۲  |
| ۱۳/۱/۳۸  | محمد صادق                       | ۲۶  | ۱۲/۱/۳۸ | کریم الدین صاحب بھیرہ             | ۱۲  | ۱۲/۱/۳۸ | مسعود بی بی صاحبہ                | ۱۲  |
| ۱۴/۱/۳۸  | محمد منظور صاحب بھیرہ           | ۲۶  | ۱۲/۱/۳۸ | از عند ذوق پروردگار               | ۱۲  | ۱۲/۱/۳۸ | بی بخش صاحب                      | ۱۲  |
| ۱۵/۱/۳۸  | فضل محمد صاحب بھیرہ             | ۲۶  | ۱۲/۱/۳۸ | خواجہ محمد اسحاق صاحب بھیرہ       | ۱۲  | ۱۲/۱/۳۸ |                                  | ۱۲  |

|    |                                   |    |                                    |    |                                 |
|----|-----------------------------------|----|------------------------------------|----|---------------------------------|
| ۱۸ | اللہ بخش صاحب                     | ۸  | صوفی محمد صاحب نور خانوالہ         | ۲  | مستری غلام محمد صاحب            |
| ۱۹ | میان خان صاحب                     | ۹  | مولوی نور الدین صاحب انصاری نوٹھ   | ۳  | غلام محمد صاحب                  |
| ۲۰ | مولوی محمد عیسیٰ صاحب چک شالی     | ۱۰ | مولوی عبدالکیم صاحب نوٹھ           | ۴  | میان مٹھو صاحب                  |
| ۲۱ | مہر انگ صاحب                      | ۱۱ | رمضان صاحب کوبھار                  | ۵  | میان غلام محمد الدین صاحب       |
| ۲۲ | میان سلطان محمود صاحب             | ۱۲ | حافظ جان محمد صاحب بھیرہ           | ۶  | ملک نور الہی صاحب               |
| ۲۳ | اللہ دیا صاحب                     | ۱۳ | مستری فضل الہی صاحب                | ۷  | خواجہ عبدالرشید صاحب            |
| ۲۴ | حافظ محمد زبیر صاحب               | ۱۴ | ملک بخش صاحب                       | ۸  | خواجہ غلام محمد الدین صاحب      |
| ۲۵ | حاجی راجہ صاحب                    | ۱۵ | راجہ سید علی صاحب                  | ۹  | قاضی شیر محمد صاحب              |
| ۲۶ | ملک مرزا خان صاحب                 | ۱۶ | مولوی محمد ازبیر صاحب              | ۱۰ | ملک فضل الدین صاحب              |
| ۲۷ | فتح محمد صاحب ڈیرہ حاجی زیار محمد | ۱۷ | حافظ محمد بخش صاحب                 | ۱۱ | خواجہ صوفی محمد حسین صاحب بھیرہ |
| ۲۸ | کوٹھ بخش صاحب ڈیرہ جلال           | ۱۸ | منشی محمد الدین صاحب               | ۱۲ | میان محمد بخش صاحب              |
| ۲۹ | جودی غلام صاحب                    | ۱۹ | پیراں دتہ صاحب                     | ۱۳ | محمد امین صاحب                  |
| ۳۰ | منشی چراغ الدین صاحب              | ۲۰ | دوست محمد صاحب                     | ۱۴ | میان صاحب                       |
| ۳۱ | شیر محمد حسنہ والا                | ۲۱ | فضل الہی صاحب                      | ۱۵ | مستری غلام محمد صاحب            |
| ۳۲ | حاجی منظور الہی صاحب              | ۲۲ | چندہ اراکین بمبلیکٹ فٹ             | ۱۶ | میان نصیر الدین صاحب            |
| ۳۳ | علی محمد صاحبہ انکشت والا         | ۲۳ | مولوی حافظ محمد شفیع صاحب          | ۱۷ | حاجی محمد الدین صاحب            |
| ۳۴ | غلام حسین صاحب ڈیرہ سپرا          | ۲۴ | ممبر راجہ                          | ۱۸ | حاجی ملک حبیب اللہ صاحب         |
| ۳۵ | بہر نوا صاحب فتح پور              | ۲۵ | عالم خان صاحب محمد ظہور صاحب لاہور | ۱۹ | میان دوست محمد صاحب             |
| ۳۶ | قاضی محمد صاحب چک شالی            | ۲۶ | میان محکم الدین صاحب بھیرہ         | ۲۰ | میان محبوب الہی صاحب            |
| ۳۷ | زیادہ صاحب                        | ۲۷ | خواجہ محمد امین صاحب بھیرہ         | ۲۱ | میان کرم الدین صاحب             |
| ۳۸ | شیر محمد صاحب                     | ۲۸ | قیمت کمال کرا                      | ۲۲ | میان اللہ دین صاحب              |
| ۳۹ | راجہ صاحب رتھ کاک شالی            | ۲۹ | عبدالرشید صاحب ندیہ ضلع فی         | ۲۳ | حافظ فضل الہی صاحب              |
| ۴۰ | حاجی محمد زمان صاحب               | ۳۰ | ازمنہ قیصر راجہ                    | ۲۴ | بخش صاحب                        |
| ۴۱ | کرم علی صاحبہ سونی صاحب           | ۳۱ | خواجہ محمد امین صاحب بھیرہ         | ۲۵ | میان راجہ صاحب                  |
| ۴۲ | نادر ظال دین صاحب چاؤ             | ۳۲ | سراج الدین صاحب بھیرہ              | ۲۶ | حافظ فضل الہی صاحب              |

|                                 |                             |                                 |                          |                                 |                        |
|---------------------------------|-----------------------------|---------------------------------|--------------------------|---------------------------------|------------------------|
| ۱۹ <sup>۱</sup> / <sub>۳۸</sub> | چندہ الکن بمداکت قد         | ۲۹ <sup>۱</sup> / <sub>۳۸</sub> | سادہ صاحب نوختہ          | ۲۹ <sup>۱</sup> / <sub>۳۸</sub> | صدوقی شاہ محمد صاحب    |
| "                               | نذیر حضرت مولانا محمد رضا   | "                               | عبدالرحمن صاحب           | "                               | میاں سلطان محمود صاحب  |
| "                               | بگوی مصبہ                   | "                               | میاں عبدالکیم صاحب       | "                               | میاں علی محمد صاحب     |
| ۲۰ <sup>۱</sup> / <sub>۳۸</sub> | میاں فضل کریم صاحب          | "                               | رحمت اللہ صاحب           | "                               | حافظ فقیر محمد صاحب    |
| "                               | خواجہ علی صاحب              | "                               | نشی اللہ صاحب            | "                               | شیخ میاں عبدالکیم صاحب |
| "                               | بھیرہ قیت کمال کرا          | "                               | حافظ عبدالرحیم صاحب      | "                               | شیر شاہ صاحب           |
| ۲۱ <sup>۱</sup> / <sub>۳۸</sub> | کریم الہی صاحب              | "                               | مہر امام الدین صاحب      | "                               | سردار صاحب             |
| "                               | میاں کریم صاحب              | "                               | غلام محمد صاحب           | "                               | باشم علی صاحب          |
| "                               | ارشد قی برور جمہ            | "                               | بھلا صاحب                | "                               | محمد صاحب              |
| "                               | خواجہ محمد امین صاحب        | "                               | امام بخش صاحب            | "                               | مولوی گل محمد صاحب     |
| "                               | نذیر حسن صاحب               | "                               | فتح بی بی صاحبہ          | "                               | نصیر پور کلاں          |
| ۲۲ <sup>۱</sup> / <sub>۳۸</sub> | میاں فضل الہی صاحب          | "                               | خدا بخش صاحب             | "                               | میاں کریم الہی صاحب    |
| "                               | بھیرہ قیت کمال کرا          | "                               | قائم الدین صاحب          | "                               | ڈال چھنی ڈال           |
| "                               | عبدالحمید صاحب              | "                               | حاکم بی بی صاحبہ         | "                               | مولوی نور احمد صاحب    |
| ۲۸ <sup>۱</sup> / <sub>۳۸</sub> | ارشد قی برور جمہ            | "                               | چن الدین صاحب            | "                               | چک ۲۳ شمالی            |
| "                               | نذیر محمد امین صاحب         | "                               | الندین                   | "                               | مولو صاحب              |
| "                               | علاؤ الدین دارالافتاء کیلئے | "                               | چن الدین صاحب            | "                               | احمد دین صاحب          |
| "                               | حبیل قوم وصول ہوئی          | "                               | احمد الدین صاحب          | "                               | محمد صاحب              |
| "                               | مستی کریم الدین دارالاحمد   | "                               | مولوی عبداللہ صاحب       | "                               | حیات محمد صاحب         |
| "                               | بھیرہ                       | "                               | احمد الدین صاحب          | "                               | ولی محمد صاحب          |
| ۲۹ <sup>۱</sup> / <sub>۳۸</sub> | متلی صاحب نوختہ             | "                               | حکیم مولوی محمد یار صاحب | "                               | سیرانی حاجی محمد عید   |
| "                               | علی محمد صاحب               | "                               | حاجی نور محمد صاحب       | "                               | محمد شریف صاحب         |
| "                               | سر صاحب                     | "                               | محمد بخش                 | "                               | مقبول احمد صاحب        |
| "                               | فضل کریم صاحب               | "                               | میاں رکن الدین صاحب      | "                               | انسالہ چھپاؤنی         |
| "                               | "                           | "                               | لال خان صاحب             | "                               | مسلم کینی کلکتہ        |



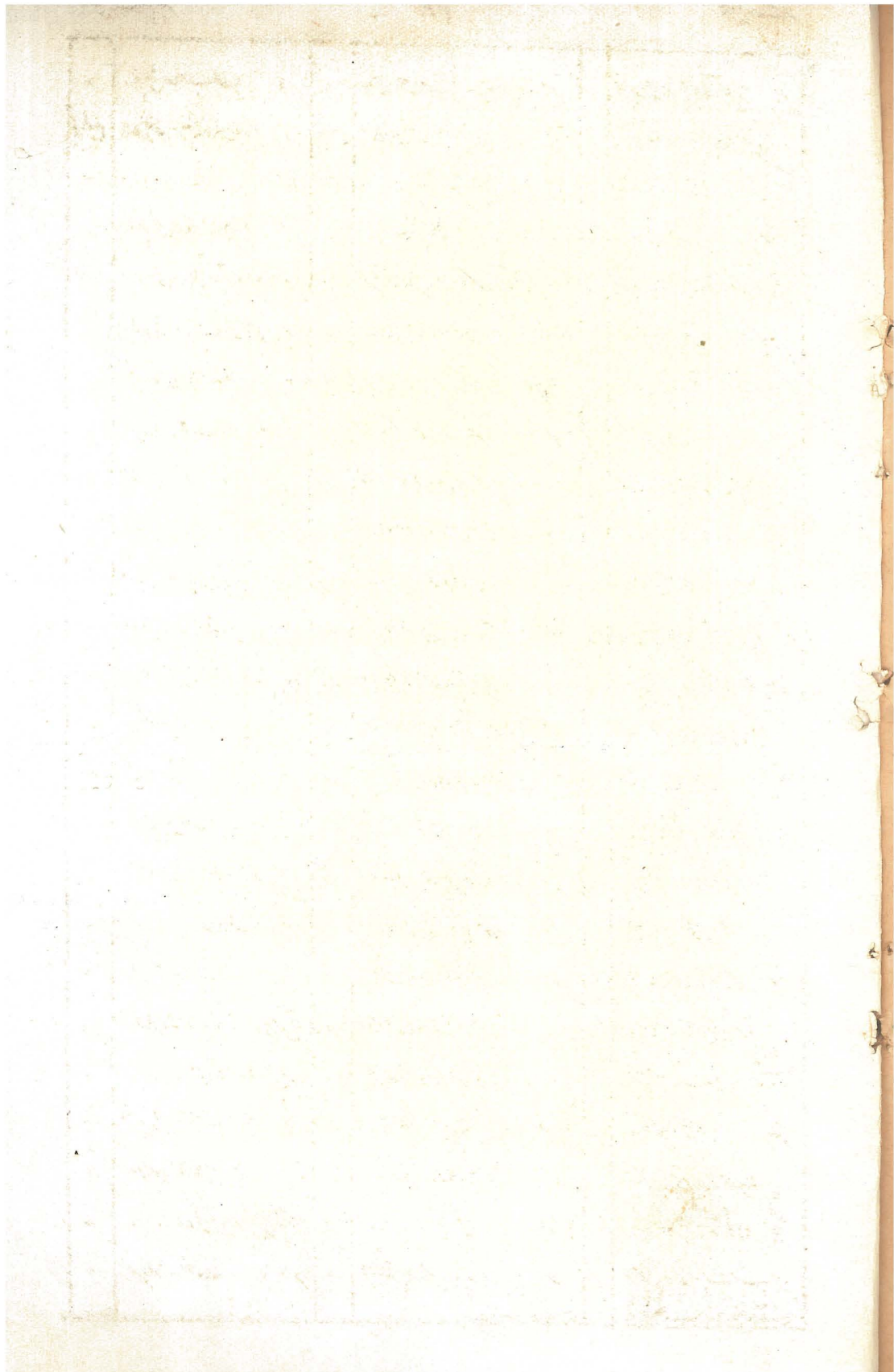
|    |                               |                                      |                                   |      |
|----|-------------------------------|--------------------------------------|-----------------------------------|------|
| ۹۲ | مستری نور الہی صاحب بھیر      | مولوی وحید اشرف صاحب علم             | خواجہ عبدالرشید صاحب              | اللہ |
| ۱۰ | حافظ غلام محمد صاحب           | میان اللہ بخش صاحب                   | میان محمد الدین و کرم الہی صاحبان | اللہ |
| ۱۱ | چندہ بعد از غار عید الضعی     | مولوی تبار حسین صاحب                 | مستری فضل جیم صاحب بھیر           | اللہ |
| ۱۲ | از عند قہر روز عید الضعی      | قاضی الطاف احمد صاحب                 | قیمت یک کمال قرانی                | ۱۳   |
| ۱۳ | چندہ برب ملک جامع مسجد        | از پر اچہ صاحبان شال خٹس باسٹھ       | مستری محمد صاحب بھیر              | ۱۴   |
| ۱۴ | ملک نور الہی صاحب بھیر        | میان محمد حیات محمد اسلم صاحبان      | خواجہ غلام محی الدین صاحب بھیر    | ۱۵   |
| ۱۵ | از عند قہر روز عید الضعی      | میسرے بنی محمد سعید محمد شریف صاحبان | بابو غلام رسول صاحب بھیر          | ۱۶   |
| ۱۶ | خواجہ محمد صادق صاحب          | حافظ مقبول الہی صاحب                 | مستری غلام رسول صاحب بھیر         | ۱۷   |
| ۱۷ | فریڈ پکنی کلکتہ               | غلام رسول صاحب                       | خان بادر شیخ منیر حسین صاحب       | ۱۸   |
| ۱۸ | غلام رسول صاحب کلکتہ          | حکیم عبدالنصیر صاحب کپور             | دوست محمد صاحب                    | ۱۹   |
| ۱۹ | نیشنل فیکٹری                  | حکیم محمد صدیق صاحب کلکتہ            | خواجہ فضل الہی صاحب               | ۲۰   |
| ۲۰ | شریف لیدر سپلائی کمپنی        | میان حاجی محمد الدین صاحب            | سلطان احمد صاحب                   | ۲۱   |
| ۲۱ | محمد صادق صاحب                | مترابرادار                           | ملک حبیب صاحب                     | ۲۲   |
| ۲۲ | میان ندیر حسین صاحب           | مقبول برادر                          | شیخ محمد صدیق عبدالجانی صاحب      | ۲۳   |
| ۲۳ | منور دین صاحب                 | محمد عارف خان صاحب                   | خواجہ عبدالجید صاحب ممتہ          | ۲۴   |
| ۲۴ | محمد اشرف صاحب                | نذیر حافظ محمد صدیق و خواجہ محمد     | پیر غلام جلالی صاحب               | ۲۵   |
| ۲۵ | علی حسن مولائش صاحبان         | صاحبان عیدہ قیمت چتر قرانی           | شیخ فضل الہی صاحب                 | ۲۶   |
| ۲۶ | مولوی محمد مبین صاحب          | محمد امین صاحب بھیر                  | نذیر مستری فضل جیم صاحب           | ۲۷   |
| ۲۷ | مولائش محمد صادق صاحبان       | حافظ غلام حسین صاحب                  | علی محمد صاحب بھیر                | ۲۸   |
| ۲۸ | عالیجناب مولوی محمد امین صاحب | نذیر صالح محمد صاحب والد بھیر        | محمد عبداللہ صاحب                 | ۲۹   |
| ۲۹ | ریشل التجار کلکتہ             | قیمت چتر قرانی                       | ماسٹر غلام رسول صاحب              | ۳۰   |
| ۳۰ | قاضی محمد بشیر صاحب           | محمد حیات صاحب                       | میان قائم الدین                   | ۳۱   |
| ۳۱ | ادریٹل اپورٹ انجینی           | غلام حبیب صاحب                       | مستری خدا بخش صاحب                | ۳۲   |
| ۳۲ | منور برادر انجینی             | احمد الدین صاحب                      | ملک شیر محمد                      | ۳۳   |
| ۳۳ | محمد یعقوب صاحب کلکتہ         | منشی عطا محمد صاحب                   | محمد امین صاحب                    | ۳۴   |
| ۳۴ | اصغر حسین صاحب                |                                      |                                   |      |





|      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |      |
|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|
| ۱۳۴۲ | ۱۳۴۱ | ۱۳۴۰ | ۱۳۳۹ | ۱۳۳۸ | ۱۳۳۷ | ۱۳۳۶ | ۱۳۳۵ | ۱۳۳۴ | ۱۳۳۳ | ۱۳۳۲ | ۱۳۳۱ | ۱۳۳۰ | ۱۳۲۹ | ۱۳۲۸ | ۱۳۲۷ | ۱۳۲۶ | ۱۳۲۵ | ۱۳۲۴ | ۱۳۲۳ | ۱۳۲۲ | ۱۳۲۱ | ۱۳۲۰ | ۱۳۱۹ | ۱۳۱۸ | ۱۳۱۷ | ۱۳۱۶ | ۱۳۱۵ | ۱۳۱۴ | ۱۳۱۳ | ۱۳۱۲ | ۱۳۱۱ | ۱۳۱۰ | ۱۳۰۹ | ۱۳۰۸ | ۱۳۰۷ | ۱۳۰۶ | ۱۳۰۵ | ۱۳۰۴ | ۱۳۰۳ | ۱۳۰۲ | ۱۳۰۱ | ۱۳۰۰ | ۱۲۹۹ | ۱۲۹۸ | ۱۲۹۷ | ۱۲۹۶ | ۱۲۹۵ | ۱۲۹۴ | ۱۲۹۳ | ۱۲۹۲ | ۱۲۹۱ | ۱۲۹۰ | ۱۲۸۹ | ۱۲۸۸ | ۱۲۸۷ | ۱۲۸۶ | ۱۲۸۵ | ۱۲۸۴ | ۱۲۸۳ | ۱۲۸۲ | ۱۲۸۱ | ۱۲۸۰ | ۱۲۷۹ | ۱۲۷۸ | ۱۲۷۷ | ۱۲۷۶ | ۱۲۷۵ | ۱۲۷۴ | ۱۲۷۳ | ۱۲۷۲ | ۱۲۷۱ | ۱۲۷۰ | ۱۲۶۹ | ۱۲۶۸ | ۱۲۶۷ | ۱۲۶۶ | ۱۲۶۵ | ۱۲۶۴ | ۱۲۶۳ | ۱۲۶۲ | ۱۲۶۱ | ۱۲۶۰ | ۱۲۵۹ | ۱۲۵۸ | ۱۲۵۷ | ۱۲۵۶ | ۱۲۵۵ | ۱۲۵۴ | ۱۲۵۳ | ۱۲۵۲ | ۱۲۵۱ | ۱۲۵۰ | ۱۲۴۹ | ۱۲۴۸ | ۱۲۴۷ | ۱۲۴۶ | ۱۲۴۵ | ۱۲۴۴ | ۱۲۴۳ | ۱۲۴۲ | ۱۲۴۱ | ۱۲۴۰ | ۱۲۳۹ | ۱۲۳۸ | ۱۲۳۷ | ۱۲۳۶ | ۱۲۳۵ | ۱۲۳۴ | ۱۲۳۳ | ۱۲۳۲ | ۱۲۳۱ | ۱۲۳۰ | ۱۲۲۹ | ۱۲۲۸ | ۱۲۲۷ | ۱۲۲۶ | ۱۲۲۵ | ۱۲۲۴ | ۱۲۲۳ | ۱۲۲۲ | ۱۲۲۱ | ۱۲۲۰ | ۱۲۱۹ | ۱۲۱۸ | ۱۲۱۷ | ۱۲۱۶ | ۱۲۱۵ | ۱۲۱۴ | ۱۲۱۳ | ۱۲۱۲ | ۱۲۱۱ | ۱۲۱۰ | ۱۲۰۹ | ۱۲۰۸ | ۱۲۰۷ | ۱۲۰۶ | ۱۲۰۵ | ۱۲۰۴ | ۱۲۰۳ | ۱۲۰۲ | ۱۲۰۱ | ۱۲۰۰ | ۱۱۹۹ | ۱۱۹۸ | ۱۱۹۷ | ۱۱۹۶ | ۱۱۹۵ | ۱۱۹۴ | ۱۱۹۳ | ۱۱۹۲ | ۱۱۹۱ | ۱۱۹۰ | ۱۱۸۹ | ۱۱۸۸ | ۱۱۸۷ | ۱۱۸۶ | ۱۱۸۵ | ۱۱۸۴ | ۱۱۸۳ | ۱۱۸۲ | ۱۱۸۱ | ۱۱۸۰ | ۱۱۷۹ | ۱۱۷۸ | ۱۱۷۷ | ۱۱۷۶ | ۱۱۷۵ | ۱۱۷۴ | ۱۱۷۳ | ۱۱۷۲ | ۱۱۷۱ | ۱۱۷۰ | ۱۱۶۹ | ۱۱۶۸ | ۱۱۶۷ | ۱۱۶۶ | ۱۱۶۵ | ۱۱۶۴ | ۱۱۶۳ | ۱۱۶۲ | ۱۱۶۱ | ۱۱۶۰ | ۱۱۵۹ | ۱۱۵۸ | ۱۱۵۷ | ۱۱۵۶ | ۱۱۵۵ | ۱۱۵۴ | ۱۱۵۳ | ۱۱۵۲ | ۱۱۵۱ | ۱۱۵۰ | ۱۱۴۹ | ۱۱۴۸ | ۱۱۴۷ | ۱۱۴۶ | ۱۱۴۵ | ۱۱۴۴ | ۱۱۴۳ | ۱۱۴۲ | ۱۱۴۱ | ۱۱۴۰ | ۱۱۳۹ | ۱۱۳۸ | ۱۱۳۷ | ۱۱۳۶ | ۱۱۳۵ | ۱۱۳۴ | ۱۱۳۳ | ۱۱۳۲ | ۱۱۳۱ | ۱۱۳۰ | ۱۱۲۹ | ۱۱۲۸ | ۱۱۲۷ | ۱۱۲۶ | ۱۱۲۵ | ۱۱۲۴ | ۱۱۲۳ | ۱۱۲۲ | ۱۱۲۱ | ۱۱۲۰ | ۱۱۱۹ | ۱۱۱۸ | ۱۱۱۷ | ۱۱۱۶ | ۱۱۱۵ | ۱۱۱۴ | ۱۱۱۳ | ۱۱۱۲ | ۱۱۱۱ | ۱۱۱۰ | ۱۱۰۹ | ۱۱۰۸ | ۱۱۰۷ | ۱۱۰۶ | ۱۱۰۵ | ۱۱۰۴ | ۱۱۰۳ | ۱۱۰۲ | ۱۱۰۱ | ۱۱۰۰ | ۱۰۹۹ | ۱۰۹۸ | ۱۰۹۷ | ۱۰۹۶ | ۱۰۹۵ | ۱۰۹۴ | ۱۰۹۳ | ۱۰۹۲ | ۱۰۹۱ | ۱۰۹۰ | ۱۰۸۹ | ۱۰۸۸ | ۱۰۸۷ | ۱۰۸۶ | ۱۰۸۵ | ۱۰۸۴ | ۱۰۸۳ | ۱۰۸۲ | ۱۰۸۱ | ۱۰۸۰ | ۱۰۷۹ | ۱۰۷۸ | ۱۰۷۷ | ۱۰۷۶ | ۱۰۷۵ | ۱۰۷۴ | ۱۰۷۳ | ۱۰۷۲ | ۱۰۷۱ | ۱۰۷۰ | ۱۰۶۹ | ۱۰۶۸ | ۱۰۶۷ | ۱۰۶۶ | ۱۰۶۵ | ۱۰۶۴ | ۱۰۶۳ | ۱۰۶۲ | ۱۰۶۱ | ۱۰۶۰ | ۱۰۵۹ | ۱۰۵۸ | ۱۰۵۷ | ۱۰۵۶ | ۱۰۵۵ | ۱۰۵۴ | ۱۰۵۳ | ۱۰۵۲ | ۱۰۵۱ |
|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|

|    |                                   |    |                                   |    |                                    |
|----|-----------------------------------|----|-----------------------------------|----|------------------------------------|
| ۵  | رحم علی صاحب بھیر                 | ۴  | حاجی احمد صاحب بھیر               | ۳  | خواجہ محمد صدیق صاحب بھیر          |
| ۳۳ | ملا عبد الغفور محمد صیغہ جان بھیر | ۳۳ | مسلمانان محلہ علی پوریاں          | ۳۳ | آمدن رقوم بعد از اجلاس اول         |
| ۴۰ | کرم الہی صاحب بھیر                | ۴۰ | کندہ بھک                          | ۴۰ | جلسہ سالانہ                        |
| ۴۱ | میان محمد صدیق صاحب بھیر          | ۴۱ | معرفت حضرت مولانا ظہور احمد صاحب  | ۴۱ | از سند و تچہ                       |
| ۴۲ | میان مود صاحب من ریس              | ۴۲ | مسلمانان محلہ رواہ کپٹال بھیر للہ | ۴۲ | معرفت حضرت مولانا ظہور احمد صاحب   |
| ۴۳ | کرم الدین صاحب                    | ۴۳ | علی بھٹہ                          | ۴۳ | حافظ فیض محمد صاحب قادیان          |
| ۴۴ | سردار صاحب                        | ۴۴ | محمد امین صاحب بھیر               | ۴۴ | از سند و تچہ بوقت شب               |
| ۴۵ | متفرق چنہ از                      | ۴۵ | قاضی محمد صدیق صاحب               | ۴۵ | از سند و تچہ                       |
| ۴۶ | سردار صاحب من ریس                 | ۴۶ | مسلمانان محلہ قصاباں              | ۴۶ | از خدائے حکیم علی الغفور صاحب بھیر |
| ۴۷ | متفرق چنہ از میلو وال             | ۴۷ | حکیم حافظ محمد زبیر صاحب پور      | ۴۷ | مسلمانان حضور پور                  |
| ۴۸ | نذیر مسلمانان محلہ حکیم نواز بھیر | ۴۸ | ولی محمد صاحب بھیر                | ۴۸ | اللہ بخش صاحب جھادی                |
| ۴۹ | خدا بخش صاحب بھیر                 | ۴۹ | مسلمانان محلہ پیر اعظم شاہ بھیر   | ۴۹ | راجہ محمد یوسف صاحب حضور پور       |
| ۵۰ | فتح محمد صاحب                     | ۵۰ | تیلیا نوالہ                       | ۵۰ | خواجہ بشیر احمد صاحب بھیر          |
| ۵۱ | اللہ دین صاحب                     | ۵۱ | ڈھبہ والی                         | ۵۱ | آمدن رقوم بعد از اجلاس اول         |
| ۵۲ | مسلمانان محلہ ہوسیا نوالہ         | ۵۲ | مسلمانان محلہ پیر میخان بھیر      | ۵۲ | جلسہ سالانہ                        |
| ۵۳ | حفظانہ                            | ۵۳ | حکیم نوالہ                        | ۵۳ | میان امام بخش صاحب بھیر            |
| ۵۴ | میان محمد صاحب                    | ۵۴ | کاکو صاحب بھٹی نور                | ۵۴ | نشی فضل احمد صاحب پوری             |
| ۵۵ | مسلمانان محلہ پیر اچا نوالہ       | ۵۵ | طاہر بی بی صاحبہ بھیر             | ۵۵ | نصیر پور کلال                      |
| ۵۶ | حاجی گلاب                         | ۵۶ | محمد صاحب حضور پور                | ۵۶ | جمیع صاحب منڈاہر                   |
| ۵۷ | فضل الہی صاحب بھیر                | ۵۷ | حاجی غلام حبیب صاحب بھیر          | ۵۷ | عالیجناب خاں فضل الہی صاحب         |
| ۵۸ | مسلمانان محلہ جامع مسجد           | ۵۸ | مسلمانان محلہ چھاپا نوالہ         | ۵۸ | مہتہ بھیرہ                         |
| ۵۹ | نند گراں                          | ۵۹ | فتح گروہ                          | ۵۹ | نامعلوم الاسم                      |
| ۶۰ | سردار صاحب                        | ۶۰ | فضل حکیم صاحب پراچہ بھیر          | ۶۰ | متفرق رقوم بعد از حضرت             |
|    |                                   |    |                                   |    | مولانا ظہور احمد صاحب گوی          |
|    |                                   |    |                                   |    | از سند و تچہ بوقت شب               |
|    |                                   |    |                                   |    | (باقی آئندہ)                       |



---

Printed at the Manohar Press, Sargodha by M. Zahur Ahmad Bugwi,  
Editor & Printer and Published by him from the office of  
"Shams-ul-Islam", Bhera.

---